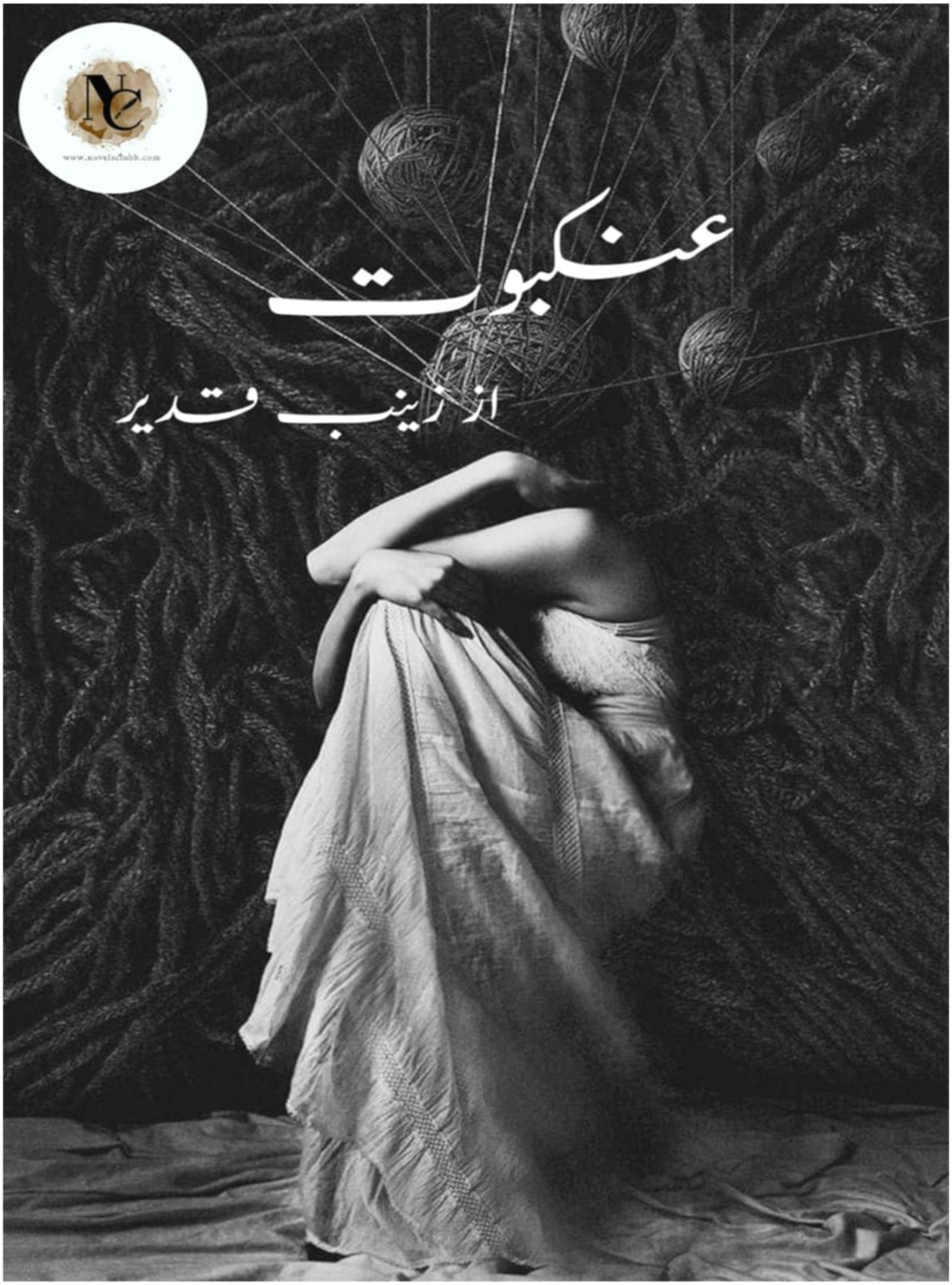
www.novelsclubb.com
عنکبوت
از زینب قدیر

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عنکبوت از زینب قدیر

کیا محسوس کیا ہے تم نے کبھی
کسی اپنے کو کھو دینے کے ڈر کو؟
کیا محسوس کیا ہے تم نے کبھی
سب کچھ مٹی میں مل جانے کے ڈر کو؟
کیا محسوس کیا ہے تم نے کبھی
اپنی دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے ڈر کو؟
کیا محسوس کیا ہے تم نے کبھی
انکشاف ہو جانے کے ڈر کو؟

www.novelsclubb.com

کیا محسوس کیا ہے تم نے کبھی

اس درد کو جب ہوتا ہے انکشاف؟

کیا محسوس کیا ہے تم نے کبھی

اس سرشاری کو جب ہوتا ہے انکشاف؟

اپریل بروز منگل؛ 20

منگل کی رات تھی، ہر طرف فضا میں ایک بوجھل پن محسوس ہوتا تھا۔۔ہر طرف ایک سکوت سا طاری تھا جس میں وقفے وقفے سے کڑکتی بجلی خلل پیدا کر رہی تھی۔ ماحول کچھ پراسرار بھی معلوم ہوتا تھا جبکہ لگتا یوں تھا جیسے یہ عجیب خاموشی کسی طوفان کے آنے کا سندیسہ سنا رہی ہو۔۔وہ اپنے کمرے سے ملحقہ بالکونی میں ریلنگ سے ٹیک لگا کہ کھڑی تھی۔بارش کی بوندوں نے اسے پوری طرح بھگو دیا تھا لیکن

اسکے چہرے پہ کچھ تھاہاں وہ آنسو تھے،وہ بارش نہیں تھی۔۔بارش میں کھڑے رہنے کی وجہ سے کوئی بھی یہ فرق محسوس نہیں کر سکتا تھا آیا وہ رو رہی ہے یا یہ بارش کے ننھے قطرے ہیں جنہوں نے اسکے چہرے کو گیلا کیا ہوا ہے۔تھوڑی دیر تک بارش رک چکی تھی لیکن وہ ہنوز تر چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔وہ مصور کا ایک خوبصورت شاہکار معلوم ہو رہی تھی جس میں مصور نے مسکراہٹ کی کمی رہنے دی تھی اور یہ چیز اس منظر میں کھڑی اُس مصور کے شاہکار کو اور پر کشش بنا رہی تھی،،،،شاید وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی اس لیے نظریں ہر تھوڑی دیر میں گیٹ کی طرف اٹھتی تھیں،،،اور پھر وہ نیچے گیلے فرش پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔سر کو گھٹنوں میں چھپائے وہ بیٹھ گئی تھی۔کچھ خوف انسان کو ساری زندگی لاحق رہتے ہیں۔ایک ایسا واقعہ ہماری زندگی میں ضرور پیش آتا ہے جس کے دوبارہ ہونے کا دھڑکا ہمیں ہر ہر لمحے رہتا ہے۔کچھ ایسا ہی مسئلہ اس کے ساتھ تھا،ماضی کی اِک ایسی یادگار جو بھلائے نہیں بھولتی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ وہ سب کچھ دوبارہ کبھی نہ

ہو لیکن کیا اس کے چاہنے سے تقدیر بدل سکتی تھی؟ باپ کے بغیر رہنا بہت مشکل ہوتا ہے جن کے باپ زندہ ہیں اُنہیں اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔۔

زرمینے!!!!!!"اسے آواز سنائی دی لیکن وہ نہیں ہلی۔۔۔"

زرمینے!!!! یار کدھر ہو؟ ماہنور نے بتایا ہے تم روم میں ہو، کدھر ہو؟"ایک بار" پھر وہی آواز سنائی دی لیکن وہ بے حس بنی بیٹھی رہی شاید ناراضگی کا اظہار تھا۔وہ قدموں کی چاپ سن سکتی تھی وہ جو بھی تھا اب اس طرف آرہا تھا۔۔۔

یار تم کدھر۔۔۔۔۔۔۔۔"باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے جب" اس نے زرمینے کو گھٹنوں میں سر چھپائے گیلے فرش پہ بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔ایک دم وہ اسکی طرف لپکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

زرمینے واٹ از دس نان سنس؟ یہ۔۔ یہ سب کیا ہے؟"ایک ہاتھ سے اسکا سر" اوپر کو کرتے وہ پریشانی اور غصے کے ملے جلے انداز میں بولا تھا۔۔

آپکو کیا ہے۔آپ جائیں آپکی جاب مجھ سے زیادہ ضروری ہے "اُس کی آواز اونچی نہیں تھی لیکن کچھ تھا اس آواز میں۔آج سے پہلے شاھمیر نے اسے اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا جبکہ شاھمیر کو اس بات پہ ایک زوردار جھٹکا لگا تھا۔اسکا دل چاہا کہ وہ اپنا سر دیوار میں دے مارے،کوئی اتنا بیوقوف کیسے ہو سکتا ہے؟

وہاٹ؟؟؟لائیک سیریسلی!!!!!تم اس وجہ سے یہاں بیٹھی ہو؟چلو اٹھو" شاباش" وہ اس کو کھڑا کرتے ہوئے بولا "پہلے جا کہ کپڑے چینج کرو پھر ہم اس مسئلے پہ بات کرتے ہیں" وہ اسے ڈریسنگ روم کی طرف بھیجتے ہوئے بولا۔۔۔

ہونہہ!!!مسئلے پہ بات کرتے ہیں جیسے ساری باتیں میری ہی تو مانو گے" وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی ڈریسنگ کی طرف چلی گئی جبکہ شاھمیر گرنے کے انداز میں صوفے پہ بیٹھا تھا،،،ماتھے پہ شکنوں کا جال تھا۔وہ زرمینے کی حالت سمجھ سکتا تھا لیکن وہ اتنی اچھی جاب بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ادھر آؤ اور اب بتاؤ مجھے یہ کیسا بچپنا ہے" وہ کپڑے چینج کر کہ باہر آئی تو شاھمیر " اسے دیکھ کہ بولا، مسٹرڈ کلر کی شلوار قمیض جسکی قمیض پہ میرون رنگ کا ہلکا سا کام ہوا تھا اور مسٹرڈ ہی دوپٹہ دونوں شانوں پہ پھیلائے وہ سنجیدگی سے صوفے پہ اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی۔۔

اب بولو بھی کیوں رونے ڈالے ہوئے ہیں؟ میں کون سا ہمیشہ کیلیئے جارہا ہوں"" " اب کہ انداز ذرا ہلکا پھلکا تھا۔اُس کی بات پہ زرمینے نے ایک شکوہ کناں نظر اس پہ ڈالی تھی لیکن بولی اب بھی کچھ نہ تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں تم میرے جانے سے پریشان نہیں ہو، بات کچھ اور ہے" وہ جیسے " اس پر انکشاف کر رہا تھا اور زرمینے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی،،، اس کی مسلسل خاموشی اب شاھمیر کو زچ کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں ڈر ہے کہ میں بھی سکندر انکل کی طرح جاؤں گا اور واپس نہیں آؤں " گا۔۔۔ تمھیں ایسا کیوں لگ رہا ہے زرمینے "اس نے ایک نظر زرمینے کو دیکھا جو

آنسو ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو رہی تھیں۔۔وہ تھوڑا قریب ہوا اور اسکے ہاتھوں پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھے۔۔۔۔بے اختیار زر مینے کی ایک بیٹ مس ہوئی اور آنسوؤں کا جو بندھ وہ باندھے بیٹھی تھی وہ ایک دم ٹوٹ گیا اور وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔

مجھے پتہ ہے آپ بھی بابا کی طرح جائیں گے اور پھر واپس نہیں آئیں گے۔شاھمیر" پلیز آپ کل مت جائیں مجھے بالکل بھی اچھی وائبز نہیں آرہی" تھوڑا سنبھل کہ وہ آہستہ آواز میں بولی تھی جبکہ شاھمیر بالکل بھی حیران نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اسی وجہ سے رو رہی ہے۔۔۔

اچھا میں پرسوں چلا جاؤں گا،،،"وہ اسے بہلاتے ہوئے بولا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نہیں آپ اگلے ہفتے چلے جائیں"وہ ضدی انداز میں بولی تھی۔۔۔"

مادام!!! میں جہاں کام کرتا ہوں وہاں میری حیثیت نوکر کی ہے مالک کی نہیں جو" میں اپنی مرضی سے اتنی چھٹیاں کرلوں۔دیکھو میں کل چلا جاتا ہوں کیونکہ ایک

بہت امپورٹنٹ میٹنگ پینڈنگ ہے اور ویسے بھی اتوار کو میں آجاؤں گا ویسے یہ" اتنی تفصیلی بات وہ کبھی نہ کرتا اگر مقابل اسکی ضدی اور بیوقوف بیوی نا ہوتی تو۔۔

ویسے یار شادی سے پہلے تم اتنی ضدی تو نہیں تھی "لہجہ میں شرارت پنہا تھی جو" فلحال زرمینے سمجھنے سے قاصر تھی۔

ٹھیک ہے آپ جائیں کل اور مجھ سے بات مت کیجیئے گا "وہ جھٹ سے کھڑی ہو" کہ بیڈ کی طرف جاتے ہوئے بولی،،،بیڈ شیٹ درست کر کہ وہ کمفرٹر کو منہ تک اوڑھ کہ لیٹ گئی تھی جبکہ شاھمیر بے بسی کی تصویر بنا کھڑا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ زیادہ دیر اس سے ناراض نہیں رہ سکے گی۔

پھنس گیا شادی کر کہ "وہ ہولے سے بڑبڑایا اور دبے قدموں سے زرمینے کی" طرف بڑھا۔ایک دم اسکا کمفرٹر چہرے سے ہٹایا تو زرمینے خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگی۔

www.novelsclubb.com

میں چیک کر رہا تھا تم رو تو نہیں رہی،،،،، کیری آن سو جاؤ صبح بہت کام ہیں ویسے " بھی" بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا جبکہ زرمینے بے اختیار اسے دیکھے گئی اور ایک بار پھر اسکی آنکھیں بھر آئیں لیکن وہ کروٹ بدل گئی تھی،،،، مقابل کھڑے شاھمیر کی آنکھوں سے وہ منظر چھپ نہیں سکا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

21 اپریل بروز بدھ؛

کچھ بتا گردشِ حالات یہ دن کیسے ہیں

ساز ہیں قاتل نغمات یہ دن کیسے ہیں

ایک چلو بھی نہیں ہونٹ بھگونے کے لیے

خشک ہے جوئے خرابات یہ دن کیسے ہیں

چبھ رہے ہیں میرے تلووٗں میں مسائل کے ببول

شہر ہے دشت سوالات، یہ دن کیسے ہیں

ایک مرکز پہ نظر آتے ہیں غم اور خوشی

یہ جنازہ ہے، یہ بارات، یہ دن کیسے ہیں

لوگ ملتے ہیں، مل کے بچھڑ جاتے ہیں

کیوں نہیں ملتے خیالات، یہ دن کیسے ہیں

www.novelsclubb.com

ان کے وعدے نے میرے جینے کو برباد کیا

کس قیامت کے ہیں لمحات، یہ دن کیسے ہیں

اس وقت دن کے بارہ بج رہے تھے لیکن معلوم یوں ہوتا تھا جیسے صبح کے چھ بجے ہوں۔ہر طرف کالے بادلوں نے ڈیرہ ڈالا ہوا تھا جبکہ بارش رات کے بعد اب تک دوبارہ نہیں ہوئی تھی۔ایسے میں زرمینے کچن میں کھڑی دن کے کھانے کی تیاری کرنے میں مگن تھی،ساتھ ہی ساتھ زیر لب کچھ گنگنا رہی تھی جب بڑی ممانی اسے کچن میں دیکھ کہ حیرت سے پاس چلی آئیں۔۔۔

ارے بچے تم کیوں کچن میں کھڑی ہو میں خود بنا لیتی کھانا ابھی تو بہت ٹائم ہے"""

لہجے میں محبت واضح تھی۔

ممانی شاھمیر نے نکلنا ہے نا تھوڑی دیر میں تو میں چاہتی تھی وہ کھانا کھا کہ جائیں"""

سادہ معصوم سا لہجہ،،،صوفیہ بیگم کو اپنی پسند پہ رشک ہوا کہ جسکو ان کے بیٹے کا اتنا خیال تھا۔انہوں نے بے اختیار اسے گلے سے لگا کہ اسکی پیشانی چوم لی۔

ماشاءاللہ بیٹا خوش رہو" وہ محبت سے بول کہ اس کے پاس ہی کچن میں بیٹھ گئیں۔ "

www.novelsclubb.com

آپ کو پتا ہے امی بھی ایسے ہی بہت سارے کھانے بناتی ہوتی تھیں جس دن بابا" نے واپس یونٹ جانا ہوتا تھا" وہ مسکراتے لہجے میں بولی تھی لیکن صوفیہ بیگم ایک دم ہی پریشان ہو گئی تھیں اسی لیے بات بدلنے کی خاطر بول اٹھیں۔۔

"کیا کیا بنایا ہے ویسے تم نے؟"

بریانی بن چکی ہے اور قیمہ بھی بس ہو گیا ہے، رشین سلاد تو ماہنور نے بنا دیا تھا اب" بس کوفتے رہ گئے ہیں اور۔۔۔۔" وہ ابھی اور بھی کچھ بولتی کہ انہوں نے اسے ٹوکا۔۔۔

بس بس بچے اتنا کافی ہے اور ہاں کوفتے میں بناتی ہوں تم جاؤ شاھمیر تمہیں بلا رہا" تھا" وہ پیار سے بولتے ہوئے اسے کچن سے باہر لے آئیں اور کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ٹھیک ہے میں بات سن کہ آ رہی ہوں اور شاھمیر کو بھی لیتی آؤں گی کھانے" کیلئے" وہ انہیں بول کہ اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دل دھک سے رہ گیا، پورا کمرہ کسی میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔ایک چھوٹا سوٹ کیس بیڈ پہ پڑا تھا جس میں کچھ کپڑے اور باقی سامان رکھا تھا۔سوٹ کیس کو دیکھ کہ اس کا سارا خوشگوار موڈ ہوا ہو چکا تھا۔اس نے آس پاس نظر دوڑائی،،،،ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا اسکا سارا میک اپ اتر بتر ہوا پڑا تھا، صوفوں پہ جینز اور شرٹس کے ڈھیر لگے تھے۔اسے یقین نہیں آیا کہ اتنا ڈیسنٹ انسان اتنا گند مچا سکتا ہے۔وہ جارحانہ تیور لیے اسے کمرے میں ڈھونڈنے لگی۔ابھی وہ بالکونی کی طرف جاتی کہ کسی نے اسکے بالوں کو پکڑ کہ کھینچا۔

آؤچ کون ہے؟"وہ تیوری چڑھا کہ پیچھے مڑی جہاں شاھمیر چہرے پہ مسکراہٹ" لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا،،اسکا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔

"شاھمیر یہ سب کیا ہے؟آپ کوئی بچے ہیں جو اتنا گند مچایا ہوا ہے کمرے میں"

اچھا یار ڈانٹ بعد میں لینا پہلے ادھر آؤ میرے پاس تمہارے لیے ایک گفٹ ہے""""

وہ اسے ہاتھ سے پکڑ تا بیڈ تک لایا اور ڈرار سے ایک گفٹ پیپر میں wrapped ڈبا نکالا اور زر مینے کی گود میں رکھا، ساتھ میں اسے کھولنے کا اشارہ بھی کیا۔۔۔اتنا بڑا ڈبا دیکھ کہ زر مینے کی آنکھوں میں اشتیاق ابھرا اور اس نے گفٹ کھولنا شروع کیا۔ڈبے پر لکھی تحریر دیکھ کہ اسکی آنکھوں میں حیرتوں کا جہاں آباد ہوا تھا۔اسے لگا تھا گفٹ میں کوئی ڈائمنڈ سیٹ ہو گا لیکن وہ گفٹ اس انسان جتنا ہی نایاب تھا جس نے یہ گفٹ دیا تھا۔۔۔

کیسا لگا؟"شاھمیر نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ استفسار کر رہا تھا۔۔اس کی آواز" پہ زر مینے کا سکتہ ٹوٹا تھا،،خوشی اور مسرت سے وہ ایک دم چلائی تھی۔۔۔شاھمیر نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

پاگل لڑکی!!اگر اتنی ہی ایکسائٹمنٹ ہے تو ہنس لو چینخو تو نہیں سب سمجھیں گے" شاید میں تمہیں مار رہا ہوں"وہ مصنوعی غصے سے بولا تو اس نے سر کو اوپر نیچے ہاں میں ہلایا اور پھر بولی۔۔۔

"Shahmeer you're the best man in this entire world after baba"

کیا کچھ نہیں تھا اسکی مسرت سے لبریز آواز میں،،،اسکی آنکھوں میں سامنے کھڑے شخص کیلئے عقیدت تھی،محبت تھی۔۔۔

"You're eyes stole my all words away meenay"

www.novelsclubb.com

وہ اسکی آنکھوں سے پھوٹتی خوشی کو دیکھتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکا تھا لیکن شاھمیر کی واپسی کے خیال سے اسکی آنکھوں میں دھندلاہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

اچھا اب تم ہفتے کو ہاسپٹل یہ اسٹیتھوسکوپ ہی پہن کہ جانا" وہ اسکی آنکھوں میں گھلتی نمی سے نظریں چراتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں بالکل میں پہن کہ جاؤں گی آخر کو سب کو پتہ لگنا چاہیے کہ زرمینے شاھمیر سکندر کے پاس

Littmann Stethoscope

ہے "وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی تھی،اسکو مسکراتا دیکھ کہ شاھمیر بھی مسکرایا تھا،،گال میں پڑتا ڈمپل واضح ہوا تھا۔۔۔

شاھمیر میں نے کھانا بنادیا ہے آپ کھانا کھا کہ جائیں گے اینڈ نو ایکسکیوز "وہ تحکم آمیز لہجے میں بولی تھی جبکہ شاھمیر نے ایک خاص ادا سے سر کو خم کیا تھا۔۔۔اس کے انداز پہ زرمینے کھلکھلائی تھی۔۔۔ایک طائرانہ نظر کمرے پہ ڈال کہ وہ باہر کو بڑھی تھی،،،شاھمیر بھی سر کھجاتا اس کے پیچھے پیچھے چلا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہائے اور بااا یہ دن بھی دیکھنا تھا مجھے ؟"عمار کی شرارت سے بھرپور آواز آئی تھی" جس پر شاھمیر کے چہرے پہ بیزاریت گھلی تھی جبکہ زرمینے جھنجھلا کہ بولی۔۔۔

"ایسا بھی کیا دیکھ لیا آپ نے ؟"

مجھے اپنی بصارت پہ یقین نہیں ہو رہا" ایک اور ڈرامائی ڈائیلاگ چھوڑا گیا۔۔۔"

اب بکو گے ؟"شاھمیر تیز لہجے میں بولا۔۔۔۔"

بکو تو تم یہ کیا مجنوں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے گھوم رہے ہو؟ میری ناک کٹوادی" ہے تم نے "آہ یہ بندہ اتنا ڈرامے باز کیوں تھا؟؟؟؟ شاھمیر نے دل میں سوچا۔۔۔

اوہیلو آپ کو کیا مسئلہ ہے یہ میرے پیچھے پیچھے گھومیں یا آگے آگے ؟"زرمینے کمر" پہ ہاتھ رکھتی لڑاکا عورتوں کی طرح بولی تو شاھمیر کا قہقہہ پورے لاؤنج میں گونجا تھا۔۔۔۔

زیادہ بتیسی نا نکال تو اب بیوی کے سامنے تو بھیگی بلی بنا ہوتا ہے ہنہہ "اب کے وار قاری تھا،،،شاھمیر آستینوں کو موڑتے ہوئے اسکی طرف بڑھا لیکن زر مینے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ ڈائننگ ٹیبل تک لائی۔۔۔

دیکھا کہا تھا ناں!!! بیوی کے سامنے تیری نہیں چلتی "عمار بھی ڈائننگ ٹیبل پہ پہنچ چکا تھا اس لیے شرارتی لہجے میں بولا۔۔۔زر مینے باقی لوگوں کو بلانے گئی تھی۔۔۔سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور پھر دوپہر کے تین تھے جب شاھمیر جانے کیلیۓ بالکل تیار تھا اور زر مینے مسکین سی صورت بنائے،،اپنے کمرے کی کھڑکی سے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ سب سے ملنے کے بعد شاھمیر کو زر مینے کی کمی کا احساس ہوا،،،نگاہیں کمرے کی کھڑکی کی طرف گئیں تو زر مینے فوراً پردے کی اوٹ میں ہو گئی۔۔۔کچھ لمحوں بعد اس نے دیکھا تو وہ منظر سے غائب تھا۔۔۔

کیا وہ اس سے ملے بغیر ہی واپس چلا گیا تھا؟

کیا اسکوزر یہنے کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی؟

کیا وہ اسکی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی؟

ہزاروں وسوسے اس وقت اسکے دماغ کو گھیرے ہوئے تھے۔۔۔آنکھوں سے گرم سیال بہنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ابھی وہ پلٹتی کہ کسی نے دونوں شانوں سے تھام کہ اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔اپنے سامنے شاھمیر کو دیکھ کہ اس نے جلدی سے رخ موڑ لیا اور آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

تمہیں واقعی لگا تھا کہ میں تم سے ملے بغیر چلا گیا ہوں"سوال کیا جارہا تھا جسکا" جواب ہاں تھا لیکن اس وقت وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی۔

تمہیں مجھ پہ بھروسہ ہونا چاہیے جب میں بول رہا ہوں اتوار کو آجاؤں گا تو مان لو نا" میری بات اچھا میں ہفتے کو آجاؤں گا پکا وعدہ"شاھمیر اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اس کے سامنے آکھڑا ہوا،کون جانتا تھا کہ اُس کا یہ وعدہ ضرور پورا ہونا تھا لیکن۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آپ کے جانے سے کوئی مسئلہ نہیں لیکن مجھے پتہ نہیں کیوں ڈر لگ رہا ہے" جیسے بابا نہیں آئے تھے آپ بھی نہیں آئیں گے" وہ کہتے کہتے منہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کہ رونے لگی۔شاھمیر اس کے پاس آیا اور کچھ کہے بغیر اسے اپنے شانے سے لگایا،،،،

میں ضرور واپس آؤں گا وعدہ رہا" اتنا نرم انداز تھا کہ زرمینے کو نئے سرے سے" رونا آگیا۔شاھمیر نے آہستہ سے اسے دور کیا،ایک ہاتھ ہلایا اور الٹے قدم لیتا باہر چلا گیا۔

پیچھے زرمینے سکندر تھی اور اس کے وسوسے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

اگلا سارا دن سب کا ہی مصروف گزرا تھا۔زندگی واپس روٹین پر آ رہی تھی۔

زرمینے کو شجاع خانزادہ نے فرحان لوگوں سے ملنے کیلئے بھیج دیا تھا،رانیہ اپنے آفس اور عمار بھی گھر سے غائب تھا۔بس ایک ماہنور تھی جو گھر پہ تھی اور اس وقت اپنے کمرے میں کتابیں پھیلا کہ بیٹھی تھی جبکہ دماغ کچھ اور سوچنے میں مصروف تھا۔

ذہن میں بار بار آج احمر کا چہرہ گھوم رہا تھا جو شاید وہ بے دھیانی میں دکھا گیا تھا اُس دن کوفی پیتے وقت۔شہد رنگ آنکھوں کے ساتھ اٹھی ہوئی ناک،اور قدرے بڑھی ہوئی شیو،یوں لگتا تھا جیسے پہلے کہیں اور دیکھا ہوا اور ایک دم اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا،بجلی کے کوندے کی سی تیزی سے اس کے دماغ کو ایک خیال چھو کے گزرا جسکی وہ نفی کرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

نو وے احمر وہ نہیں ہے،شاید شکل ملتی ہو" وہ اب بار بار یہی الفاظ دہرا رہی تھی" لیکن الجھن کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی۔اس نے موبائل اٹھا کے وقت دیکھا تو شام کے چھ بج رہے تھے پھر اس خیال سے کہ اب تک زرمینے آگئی ہو گی وہ اس کے کمرے کی طرف چل دی۔آخر کسی سے تو اپنی اس الجھن کو شئیر کرنا تھا۔

راستے میں عمار کے کمرے کا کھلا دروازا دیکھ کہ وہ رک گئی۔اندر جھانک کہ دیکھا تو وہ بیڈ پہ آڑے ترچھے انداز میں لیٹا اپنے موبائل پہ مصروف تھا۔اس کو دیکھ کہ سیدھا ہو بیٹھا۔

واہ بھئی آج ہمیں کیسے یاد کر لیا۔۔۔۔۔وکیل صاحبہ نے "پہلی بات بول کہ پھر" توقف سے بولا تو ماہنور کے چہرے کے زاویے پہلے کی نسبت درست تھے۔

آپ تو اب پتا نہیں کہاں مصروف ہوتے ہیں، سوچا میں ہی دیکھ لوں "ماہنور کے" الفاظ کچھ ایسے تھے کہ عمار نے آنکھیں چھوٹی کر کہ اسے دیکھا جیسے دیکھنا چاہ رہا ہو کہ یہ کیا سوچ رہی ہے اور اگلے ہی لمحے جیسے اس اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔

کوئی کام تھا؟"اب کی بار لہجہ پہلے کی طرح نرم تھا لیکن سنجیدہ تھا۔"

www.novelsclubb.com

جی! مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی"وہ بھی سنجیدہ ہو کہ بولی، فضا ایک دم" بدل سی گئی تھی۔

کہو۔۔۔"ابھی وہ بول رہا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا"کیا مصیبت ہے"دل ہی دل میں بولتا وہ ماہنور کو بیٹھنے کا اشارہ کر کہ باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اندر آتا دکھائی دیا تو ماہنور سوچنے لگی کہ اسے کہنا کیا تھا"افففففف جب بات ہی کوئی نہیں تھی تو انہیں کیوں بولا کہ بات کرنی ہے،اب کیا کہوں"وہ خود کو ملامت کر رہی تھی جب وہ بیڈ کے قریب پڑے صوفے پہ اس کے ساتھ تھوڑے فاصلے پہ بیٹھا تھا۔

ماہنور تمہیں پتہ ہے انسان کی نیچر ایسی ہے کہ جب وہ اپنے آس پاس کچھ انوکھا" ہوتے دیکھتا ہے،یا پھر کچھ ایسا کہ جو انسان کو اپنی طرف متوجہ کرے،تو اسے عجیب ہوتی ہے۔اسے جلد از جلد سب کچھ جاننے کی جلدی ہوتی curiosity سی ہے جبکہ میں سمجھتا ہوں ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں،اسی طرح ہر کہانی کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں۔دونوں پہلوؤں کو جانے یا سمجھے بغیر ہمیں رائے قائم نہیں کرنی چاہیے"آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پہ جمائے وہ سمجھانے والے انداز میں بول رہا تھا البتہ ماہنور کو دیکھ کہ لگتا تھا وہ شدید بوریت کا شکار ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ پوری

www.novelsclubb.com

توجہ سے سنے گئی۔ذرا سے ڈرامائی وقفے کے بعد وہ اب ماہنور پہ نظریں جمائے وہیں سے سلسلہ کلام جوڑنے لگا۔"ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے چیزوں کو اچھے سے observe کریں کیونکہ آدھی الجھن تو اسی طرح ختم ہو جاتی ہے،اور پھر اچھی طرح سے curiosity پہ دھیان دینا چاہیے" چیزوں کو سمجھ لینے کے بعد اپنی وہ ماہنور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات کہہ رہا تھا،مزید اس سے برداشت نہ ہوا تو اٹھ کھڑی ہوئی۔

ویسے یہ سب آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں"وہ بدقت مسکرا کہ بولی تو عمار بھی" مسکرا یا،

"ویسے ہی،بس ایک الجھن تھی جو ختم نہیں ہو رہی تھی،اب شاید ختم ہو گئی ہو"

www.novelsclubb.com

اوکے میں چلتی ہوں"ماہنور نے وہاں سے کھسکنے میں ہی اپنی بھلائی جانی،یہ نا ہو" پھر سے اپنی کوئی الجھن ختم کرنے کے چکر میں مجھے لیکچر دینے بیٹھ جائے۔۔

ویسے تم کیا پوچھنے آئی تھی" پیچھے سے عمار نے صدا لگائی تھی لیکن وہ "کچھ نہیں""" کہتے ہوئے وہاں سے بھاگ کہ سیدھا زرمینے کی طرف چلی گئی۔

جمعے کا دن تھا، ابھی دن کا آدھا حصہ بھی نہیں گزرا تھا اور سورج ہمیشہ کی طرح سوا نیزے پہ کھڑا لوگوں کی برداشت کی حد کو آزما رہا تھا۔بیچارہ غریب جو محنت مزدوری کیلئے صبح صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے، وہ بھی اس تیز دھوپ میں جھلس رہا تھا۔ایسے میں اگر ہم رخ کریں اسلام آباد کے ڈیفنس کی طرف تو وہاں ایک بنگلے کے اندر سیاہ چمچماتی رینج روور کھڑی ہے جس میں سوٹڈ بوٹڈ سازر خان جنیجو پوری شان و شوکت کے ساتھ براجمان ہے، برابر میں اس کی دادی بیٹھی ہیں جنہیں شاید وہ ڈاکٹر کے پاس لے کہ جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

چھوڑ آئے گا، میں واپسی پہ میٹنگ ختم کر کہ خود CMH دادو ڈرائیور آپکو" آپکو پِک کر لوں گا۔ اوکے؟" زرخان نرم انداز میں دادی کو سمجھا رہا تھا جو شاید آج چیک اپ کیلیئے جانا نہیں چاہتی تھیں۔

بچے میں نے بولا تھا کہ میں ٹھیک ہوں تم ویسے ہی ضد کرتے ہو" بہت بار کا دہرایا" ہوا جملہ ایک بار پھر دہرایا گیا تھا۔

دادو ہمارے پاس ایک واحد رشتہ آپ ہیں، میں آپکو کھونا نہیں چاہتا، اس لیے پلیز" ڈاکٹر کے پاس جا کہ یہ معمول کا چیک اپ کروالیا کریں" زرخان کے لہجے میں آج جو درد پنہاں تھا ایسا آج سے پہلے انہیں نہیں دکھا تھا۔ زرخان بول کہ سپاٹ نظروں سے آگے دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

بیٹا مجھے معاف کر دو! مجھے معاف کر دو میں نے تم دونوں سے تمہارا واحد رشتہ" بھی چھین لیا۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ کاش کہ وہ وقت واپس آجائے تو میں ان

دونوں کو کبھی بھی گھر سے نا بھیجوں" اب کے وہ باقاعدہ رو دی تھیں۔اُن کے الفاظ زرخان کو مزید تکلیف دے رہے تھے۔

پلیز آپ ایسے مت کہیں۔یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا۔چلیں میرا آفس آگیا" ہے،ڈرائیور آپکو چھوڑ آتا ہے" زرخان یہ کہہ کہ اتر گیا تھا اور گاڑی آگے بڑھ گئی تھی۔

زرخان اپنے آفس کے باہر کھڑا اِس ایمپائر کو دیکھ رہا تھا جو اس نے دن رات کی محنت سے کھڑی کی تھی لیکن کاش یہ محنت اس نے حلال کمانے کیلیئے کی ہوتی۔یہ سوچ اکثر اسے بے تاب کرتی تھی لیکن اب مردہ ضمیر جھنجھوڑتا نہیں تھا۔اب وہ آفس بلڈنگ میں داخل ہو رہا تھا،سب لوگ اپنے باس کو کھڑے ہو کہ سلام کر رہے تھے۔اس کی سیکرٹری یعنی رانیہ اس کے پیچھے پیچھے آفس میں اینٹر ہوتی آج کی تمام میٹنگز کی تفصیلات سے آگاہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سر آج آپکی شیرازی انٹرپرائزز کے ساتھ میٹنگ ہے ایک بجے،اس کے علاوہ دو بجے۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے وہ بولتی زرخان نے اسے ٹوکا تھا۔

"ساری میٹنگز کینسل کرواور ابھی مجھ سے ملنے ایک آدمی آئے گا،کوئی سوال جواب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس سے،فوراًاندر بھیج دینا" بات کے اختتام پہ وہ اب موبائل پہ مصروف ہو چکا تھا۔یہ اشارہ تھا کہ وہ اب جا سکتی ہے۔

ابھی آدھا گھنٹہ گزرا ہو گا جب ایک سفید گاڑی باہر آکہ کھڑی ہوئی۔لمبے کندھوں تک آتے بال،سیاہ آنکھیں اور عام مردوں کی نسبت بڑھی ہوئی داڑھی والا شخص گاڑی سے اترا تھا۔اس کے انداز کہیں سے بھی رئیسوں والے نہیں تھے،سوائے اسکی سفید گاڑی کے۔

www.novelsclubb.com

(ماہنور اور زرمینے دونوں ایک کمرے میں بیٹھی تھیں،یہ صبح فجر کی نماز کی ادائیگی کی بات ہے۔سامنے قرآن کریم پڑا تھا۔زرمینے اسے کچھ آیات سمجھا رہی تھی اور ماہنور پوری دلچسپی کے ساتھ سن رہی تھی۔)

وہ شخص اب قدم قدم چلتا راہداریوں کو عبور کرتا زرخان کے آفس کے باہر آ کھڑا ہوا تھا، انداز حد سے زیادہ سپاٹ تھا۔ رانیہ نے تو اس سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ تم کون ہو بھئی آیا باس کو غصّہ ہی نہ آ جائے۔

تو ان میں ہر شخص کو ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا، تو اُن میں کسی پر ہم نے پتھراؤ") بھیجا اور اُن میں کسی کو چنگاڑ نے آلیا اور اُن میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا اور اُن میں کسی کو ڈبو دیا، اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پہ ظلم کرے۔ ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں "پہ ظلم کرتے تھے

(سورۃ العنکبوت

زرخان کے آفس کے باہر کھڑے ہو کہ اس شخص نے اپنے تاثرات کو نارمل کیا اور چہرے پہ مصنوعی مسکراہٹ سجائے اندر داخل ہوا۔

آؤ فرمان اللہ ! آؤ ! میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" زر خان اسے دیکھ کہ پر جوش سے " انداز میں بولا، جواباً اُس شخص نے ہاتھ کو سر تک لے جاتے ہوئے جیسے سلام کیا تھا۔

تم ملنا چاہتے تھے مجھ سے، خیریت ؟" زر خان کے انداز سے لگتا تھا جیسے وہ کافی دیر " سے بیٹھا یہی سوچ رہا ہو اور کوئی وجہ ہاتھ نہ آرہی ہو۔

ستانا جان کا ایک پیغام لایا تھا، تمہارے لیے" اُس شخص کے بولنے کا انداز خالص " پٹھانوں جیسا تھا بات مکمل کر کہ اس نے ادھر اُدھر دیکھا جیسے شک ہو کوئی اور تو نہیں ہے ادھر۔ اس کی بات پہ زر خان نے پہلو بدلا تھا۔

کیسا پیغام ؟" بظاہر نارمل انداز میں کہتا وہ آگے کو جھکا تھا، پھر ریسیور اٹھا کہ سامنے " بیٹھے شخص کو دیکھا، وہ بھی جواباً" چائے " بول کہ پھر سے اطراف کا جائزہ لینے لگا۔

ماہنور اب زر مینے کی طرف دیکھ رہی تھی جو آیت پڑھ کر خاموش ہو گئی تھی۔)

www.novelsclubb.com

تم سوچ رہی ہو گی اِس آیت میں قومِ لوط، قومِ ثمود یا بس قارون اور فرعون کی" بات ہو رہی ہے جن پہ یہ عذاب آئے تھے اللہ کی نافرمانیوں کی وجہ سے "اس بات پہ ماہنور کا سر خود بخود اثبات میں ہلا تھا۔" تمہیں پتہ ہے قرآن میں ہر دور کے انسان کیلئے نصیحت ہے، قرآن میں صرف چودہ سو سال پہلے والوں کی کہانیاں نہیں درج، بلکہ اللہ نے اس کتاب میں میری، تمہاری اور ہمارے بعد آنے والی تمام مخلوق کیلئے ہدایت رکھی ہے۔ آج کا انسان بھی تو گناہ کرتا ہے نا؟ کون جانے اللہ ہم پہ ایسا عذاب نازل کر دیں کیونکہ ہم بہت گناہگار ہیں ماہنور)"

زرخان چائے کا بول کہ واپس سیدھا ہو بیٹھا تھا، سامنے بیٹھا شخص گہری نظروں سے اسے تک رہا تھا۔

ستانا جان چاہتا ہے کہ جیسے تم اس کے ڈرگز کو ملک بھر میں سپلائی کرتے ہو، ویسے" ہی ایک اور کام بھی کر لو تو تمہیں اس آفس میں بیٹھ کہ مشقت کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی" زرخان جنیجو کا پورا جسم کان بن گیا تھا۔ ابھی اس نے جواب نہیں

دیا تھا، کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ بظاہر وہ پر سکون سا بیٹھا تھا لیکن اندر سے حد سے زیادہ بے چین۔

آ گے ؟" فرمان اللہ کی اتنی لمبی بات کے جواب میں وہ صرف اتنا ہی بول پایا تھا" جبکہ سامنے بیٹھا شخص ہلکا سا مسکرا کہ آگے کو ہوا اور اپنی آواز کو سرگوشی میں تبدیل کیا،

وہ چاہتا ہے تم بچوں کو اغواء کر کہ اس کے حوالے کرتے رہو، اس کے بدلے " تمہیں بہت فائدہ ہے، ایز سمپل ایزاٹ اِز " وہ شانے اُچکا کہ پیچھے ہو کہ بیٹھا تھا لیکن اِس بات پہ زرخان جنیجو کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

یہ کیا بکواس ہے؟ میں تم لوگوں کو اغواء کار لگتا ہوں؟" وہ غرا کہ دھیمی آواز میں " بولا تھا، جی چاہ رہا تھا اِس شخص کو اُٹھا کہ آفس سے باہر پھینک دے، کچھ دیر پہلے والی خوش اخلاقی عنقا تھی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کس نے کہا ہے تم اغواء کار ہو؟ تمہارا نام کہیں بھی سامنے نہیں آئے گا، " ویسے بھی تم یہ کام دوسروں سے کرواؤ گے خود تھوڑی نا کرو گے" مقابل شخص کا اطمینان قابلِ داد تھا۔۔۔یوں لگتا تھا وہ انسان کے اغواء کے نہیں بلکہ بلی کے بچے کو اغواء کرنے کو بول رہا ہے۔ زرخان تیوری چڑھا کہ اس کی طرف آیا،

" میں پہلے کم عذاب میں ہوں جو تم ایک اور عذاب میں ڈالنا چاہتے ہو مجھے؟" اب کے وہ جھنجھلا کہ بولا تھا۔

" اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے "یوں لگتا تھا جیسے وہ اپنی بات منوا کہ ہی یہاں سے جائے گا۔

" میں سوچ کہ بتاؤں گا" زرخان بیزاری سے بول کہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اسے دادی کو لینے جانا تھا اور یہ مقابل کیلیئے اشارہ تھا کہ اب وہ تشریف لے کہ جا سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہیں، سائن کر کہ مجھے بجھوا دینا" کاغزات contract papers یہ "
ڈیبیسک پہ رکھ کہ وہ اب جا چکا تھا اور زر خان ماتھے پہ بل لیے ان کاغزات کو پڑھ رہا
تھا، پھر آفس کے سیف میں کاغزات رکھ کہ وہ باہر کو چل دیا تھا۔

(ہم تھوڑے سے دنیاوی فائدے کیلئے اپنی آخرت داؤ پہ لگا دیتے ہیں۔ تمھیں نہیں
لگتا اللہ نے ہمیں وارن کیا ہے۔ وہ سب ایسے لوگ تھے جنھوں نے اللہ کے
احکامات کی نافرمانی کی تھی، لیکن ہم بھی تو ایسے ہی ہیں نا" زر مینے اتنا کہہ کر
خاموشی سے اٹھ گئی تھی اور ماہنور جانے کتنی دیر بیٹھی اسکی باتوں کو سوچتی رہی
تھی۔ بے شک انسان خسارے میں ہے ")

www.novelsclubb.com

زرمینے آج ویسے ہی ہاسپٹل کا چکر لگانے چلی آئی تھی کیونکہ گھر بیٹھ بیٹھ کہ اب وہ بور ہو گئی تھی۔ ابھی دن کے بارہ ہو رہے تھے اور وہ اب پارکنگ لاٹ کی طرف جا رہی تھی کہ کوریڈور میں اسے ایک جونیئر ڈاکٹر کسی بوڑھی خاتون کے ساتھ بد تمیزی کرتی نظر آئی۔ وہ ماتھے پہ بل لیے اس کی طرف بڑھی تھی۔

"ڈاکٹر عافیہ یہ کیا چل رہا ہے؟ آپکو کس نے حق دیا ہے کہ آپ کسی مریض کے ساتھ ایسے بد تمیزی کریں" زرمینے آہستہ مگر سخت لہجے میں بولی تھی۔

"ڈاکٹر زرمینے، وہ انہوں نے مجھے دھکا مارا تو میرا سامان گر گیا" جونیئر ڈاکٹر ماتھے پہ بل لیے بولی تو زرمینے کو اور غصّہ آیا۔

"آپ صرف اس لیے ایک بوڑھی خاتون سے ایسے پیش آرہی ہیں کہ غلطی سے انہوں نے آپکا سامان گرا دیا؟ شیم آن یو! جاؤ یہاں سے" غصے میں کہتی وہ اب بوڑھی خاتون کی طرف مڑی تھی جو اسے تشکرانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

بہت شکریہ بیٹا، آپ کا نام کیا ہے؟" وہ بہت پیار سے بولی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

دادی میرا نام ڈاکٹر زر مینے سکندر ہے" وہ جوش میں آ کہ انہیں دادی بول تو گئی" لیکن پھر جھینپ گئی جبکہ اس نام پہ سامنے کھڑی رکشندہ بیگم ایک پل کو چونک گئی تھیں پھر انہوں نے سر جھٹک کہ خود کو یقین دلایا کہ دنیا میں صرف ایک زر مینے سکندر تو نہیں ہے۔ابھی وہ کھڑے کھڑے اس سے باتیں کر رہی تھیں،زر مینے نے بھی اپنی شادی تک سب کچھ انہیں بتا دیا تھا۔ابھی اور مزید باتیں ہوتی کہ پیچھے سے سوٹڈ بوٹڈ اور وجیہہ ساز رخان آیا،

دادی میں آپکو کب سے ڈھونڈ رہا ہوں اور آپ۔۔۔۔۔۔۔" باقی الفاظ زر مینے پہ" نظر پڑتے ہی دم توڑ گئے تھے،اسے لگا وقت تھم گیا ہو،آنکھوں میں ایک ساتھ کئی سارے تاثرات ابھرے تھے اور زبان۔۔۔زبان تو جیسے مفلوج ہو گئی تھی۔

زر مینے نے مسلسل اسے خود کو دیکھتے پایا تو جھٹ سے "آسلام علیکم بھائی بولی"۔

(یہ آج مجھے کیا ہو گیا ہے کسی کو دادی بنا رہی ہوں تو کسی کو بھائی)وہ بس سوچ ہی سکی تھی۔

وعلیکم السلام" وہ بہت آہستہ آواز میں بولا تھا، اتنا آہستہ کہ زر مینے کو بس اس کے ہونٹوں کی جنبش دکھائی دی تھی۔

کیا بات ہے زرخان بچے،،،، مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی" دادی پریشان ہوئی تھیں۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔ چلیں گھر چلتے ہیں" وہ بول رہا تھا لیکن اس کے اعصاب" شل ہو رہے تھے، اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا وہ ایسے کبھی اس کے روبرو کھڑی ہو گی لیکن پھر وہ مڑ گیا۔ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ مردہ قدم اٹھاتے ہوئے گاڑی تک پہنچا تھا، دادی اس کے تاثرات دیکھ کہ ہی جان گئی تھیں کہ ان کا شک درست تھا اور اب دونوں دادی پوتا اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔

www.novelsclubb.com

زر مینے کو چھوڑ کر اگر ہم رخ کریں ماہنور کی یونیورسٹی کی طرف تو دیکھنے کو ملتا ہے کہ وہ اپنی کلاس سے نکل کہ پہلے واشروم کی طرف جاتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آتی دکھائی دیتی ہے، منہ دھلا ہوا تھا اور اب اس کا رخ کیفے ٹیریا کی طرف تھا۔

گرمی حد سے سوا تھی اور اس کا برا حال ہو رہا تھا اس لیے کوئی ڈرنک لینے وہ اس طرف آ گئی۔ابھی وہ جوس لے کر مڑی تھی کہ اپنے بالکل سامنے احمر کو کھڑے دیکھا۔

آپ؟۔۔۔۔۔۔میرا مطلب تم؟" ماہنور نے گڑبڑا کہ اپنا جملہ درست کیا" تھا۔۔

کیوں؟ میں یہاں نہیں ہو سکتا؟ یہ کیفے آپ نے خریدا ہوا ہے؟" بلا کی" معصومیت چہرے پہ سجائے وہ آنکھیں جھپکا کہ بولا تو ماہنور کی ماتھے پہ سلوٹیں پڑیں۔

www.novelsclubb.com

میرا یہ مطلب نہیں تھا" کہہ کر وہ کونے والے میز کی طرف بڑھ گئی، مزید کوئی بات وہ نہیں کرنا چاہتا تھی۔ احمر بھی جوس لے کہ اس کے پاس آ بیٹھا۔ ماہنور نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا، فون پہ لگی رہی۔

لگتا ہے گرمی کچھ لوگوں کے دماغ کو لگ گئی ہے" وہ جوس پیتے ہوئے محظوظ ہو کہ بولا۔

کتنا ہی اچھا ہو کہ تم جا کہ کوئی اور کام کر لو" ماہنور جھنجھلا کہ بولی تھی۔ وہ یہ سب صرف اس لیے کر رہی تھی تا کہ وہ دوبارہ اس سے پاسٹ کے بارے میں نہ پوچھے۔

اگر آپ اُس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتیں تو نہ کریں، ہم کوئی اور بات کر لیتے ہیں۔ یہ بتائیں آپ کے بھائی کیا کرتے ہیں" احمر دوستانہ لہجے میں بولا تو ماہنور کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

www.novelsclubb.com

دبئی ہوتے ہیں، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں۔ ایک اور بھائی ہیں عمار بھائی وہ انتہائی فارغ رہتے ہیں ہر وقت گھر پہ پائے جاتے ہیں" آخری بات میں جیسے طنز تھا، مقابل بیٹھے

احمر کی اونچی ہنسی گونجی تھی۔ماہنور نے گڑ بڑا کہ اِدھر اُدھر دیکھا کوئی بھی اس طرف متوجہ نہیں تھا۔

صحیح، صحیح،ویسے ایسے کسی کے پیٹھ پیچھے برائی نہیں کرتے "احمر سمجھداری سے بولا" تھا۔

برائی کون کر رہا ہے سچ بول رہی ہوں میں" وہ بھی شانے اچکا کہ بولی تھی۔"خیر" اب مجھے چلنا چاہیے،میری بھابھی مجھے لینے آگئی ہیں" وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔

احمر کی آنکھوں کا مرکز اب سامنے والی میز پہ بیٹھے دولڑکے تھے،شاید وہ کچھ سوچ رہا تھا لیکن کیا؟

www.novelsclubb.com

ماہنور باہر آئی تو زر مینے گاڑی میں بیٹھی تھی کیونکہ گاڑی سے باہر نکلنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ماہنور کے قریب پہنچنے پر اس نے گاڑی انلاک کی اور وہ اگلی سیٹ پہ براجمان ہو گئی۔

کیسا رہا دن؟"زر مینے خوشگواری سے پوچھ رہی تھی۔"

"shrink اچھا تھا،بس ایک پاگل ہے جس سے روز سامنا ہو جاتا ہے۔اسے میرا بننے کا بہت شوق ہے" وہ ہنس کہ بتا رہی تھی۔

"ناکرو سیر ئیسلی؟"اب کہ زر مینے بھی مسکرا کہ بولی تھی،ساتھ ہی گاڑی سٹارٹ کر کہ مین روڈ پہ ڈالی تھی۔

"ہاں نا اور اس کے بولنے کا انداز ایسا ہے کہ میں خود بخود ہی اپنی کوئی الجھن اس کے سامنے رکھ دیتی ہوں اور وہ۔۔۔۔وہ فوراً سے اسکا حل پیش کر دیتا ہے" وہ کھوئے کھوئے انداز میں بول رہی تھی اور زر مینے بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں پر اب

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نہ بننے کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں نارمل ہو رہی تھی۔

ارے واہ یہ تو بہت اچھی ہے،ایٹ لیسٹ یو میڈ آ فرینڈ "زرمینے دبے دبے جوش" سے بولی تھی،ماہنور نے ہلکا سا مسکرا کہ سر ہلایا تھا۔اتنے میں گھر بھی آ گیا تھا۔

رات اسلام آباد پہ اتری تو ہر طرف مصنوعی روشنیاں بکھر گئی۔پاکستان کا دارالحکومت اس وقت انتہائی خوبصورت لگتا تھا۔موسم بھی اچانک ہی بارش والا ہو گیا تھا۔یہ الگ بات ہے کہ ابھی تک صرف طوفان نے ڈیرا ڈالا ہوا تھا۔زرمینے کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر سب کے ساتھ بیٹھ کہ اب اوپر اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔رات کے گیارہ ہو

رہے تھے، وہ ہاتھوں میں کافی کا مگ لیے بالکونی میں ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ شاھمیر جب سے گیا تھا اس نے ایک بار بھی کال نہیں کی تھی اور یہی بات اسے پریشان کیے ہوئے تھی۔ اس نے خود ہی کچھ سوچ کر نمبر ڈائل کیا تھا، پہلے بھی دو بار وہ کال کر چکی تھی لیکن نمبر آف ہوتا تھا۔ ابھی بھی اسے یہی امید تھی لیکن پہلی گھنٹی پہ ہی کال اٹھالی گئی تھی۔

ہیلو! ہیلو شاھمیر کیسے ہیں آپ؟ آپکو کچھ پتہ ہے کہ ایک عدد بیوی آپ پاکستان میں چھوڑ کہ گئے ہیں۔ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی" زرمینے جو بولنا شروع ہوئی تو بولتی چلی گئی۔۔

میم وہ سرواشروم میں ہیں" فون کے اس پار سے جب یہ آواز آئی تو اس کی آنکھیں مارے حیرت کے جھپکنا بھول گئیں، شرمندگی حد سے سوا تھی۔

اوکے جب وہ آئیں تو انہیں بتادیجیے گا کہ انکی بیوی کی کال تھی" لہجے کو پہلی کی طرح پر اعتماد بنانے کی ایک ناکام سی کوشش کی گئی تھی۔

نہیں میم وہ آ گئے ہیں، یہ آپ بات کر لیں "زر مینے کا دل زور سے دھڑ کا تھا لیکن" ایک بات طہ تھی وہ شاھمیر سے ناراض ہے۔۔

آسلام علیکم مادام! کسی ہیں آپ "اس پار سے آواز آئی تھی، دل سیکنڈ کے " ہزارویں حصے میں پگھل کہ موم ہوا تھا، کتنے دنوں بعد وہ یہ آواز سن رہی تھی۔ آنکھیں نم ہونے کو بے تاب تھیں۔

وعلیکم السلام! یاد آ گیا آپ کو کہ آپکی ایک عدد بیوی ہے بلکہ نہیں آپکو کہاں یاد آیا" یہ تو میں نے کال کر لی۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔اللہ حافظ "کہہ کر اس نے کال کٹ دی تھی اور شاھمیر حق دق سا کھڑا رہ گیا تھا پھر اس کے لبوں پہ ایک اداس مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔اس کے واٹس ایپ پہ ایک ٹیکسٹ کر کہ اس نے فون آف کر دیا تھا اسے جانا تھا۔

ڈیئر مس زر مینے شاھمیر، "

www.novelsclubb.com

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو اور ہونا بھی چاہیے، میں نے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن تم مجھ سے وجہ تو پوچھتی کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔ خیر میں تم سے ناراض بالکل نہیں ہوں۔ آئی نو تم میرے لیے پریشان تھیں اور اب میری آواز سن کہ تمہیں تسلی ہو گئی کہ میں ٹھیک ہوں اور تم نے غصّہ کر کہ فون رکھ دیا لیکن یار بندہ ایسے تھوڑی کرتا ہے، انسان کو ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔ اپنا خیال رکھنا، شاید میں اس کے بعد بھی تم سے کوئی رابطہ نہ کر سکوں لیکن جو بھی ہو ہمیشہ مظبوط رہنا، کبھی ہمت نا ہارنا۔ شاھمیر شجاع زرمینے سکندر کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا..

www.novelsclubb.com

" فقط تمہارا

شاھمیر کےِ اس ٹیکسٹ کو دیکھ کہ زرمینے نے بہت سارے آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔اس نے دوبارہ سے نمبر ڈائل کیا لیکن نمبر آف تھا۔

(شاید میں اس کے بعد بھی تم سے رابطہ نہ کرسکوں)۔

شاھمیر کے الفاظ ذہن میں گونجنے لگے۔۔"وہ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں" دل میں ڈھیروں وسوسے تھے،،،اسےِ اس میسج کا مفہوم بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا کہ اسکی آنکھ اندھیرے میں ڈوبی بیسمنٹ میں کُھلی تھی۔ سر میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں اور بھوک سے بے حال ہورہی تھی۔پیاس الگ لگی تھی۔اُس نے آس پاس نظر دوڑانے کی کوشش کی، لیکن کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھیں۔وہ اپنا ہاتھ سر تک لے کہ گئی تھی،اس کی پن اب وہاں نہیں تھی جو

لوکیشن ٹریسر کے طور پہ کام کرتی تھی۔اِس قید میں آئے اسے دو دن ہو گئے تھے لیکن ایسا لگتا تھا جانے کتنے سال بیت گئے ہوں۔اس نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگالی تھی، جیسے اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ اُسے مار دے یا زندہ رکھے۔تب ہی آس پاس آہٹ ہوئی، وہ کرنٹ کھا کہ سیدھی ہو بیٹھی، اتنے اندھیرے میں وہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ وہاں کوئی انسان ہے یا کوئی چوہا۔پھر ایک دم سے وہ خالی خولی سا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا۔اس نے بے اختیار آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا، دھیرے دھیرے آنکھیں کھول کہ دیکھا تو سامنے وہ وجیہہ سا مرد پوری تمکنت کے ساتھ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا، آنکھوں میں ایک سرد سا تاثر تھا۔وہ اٹھ کہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور ایک گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔۔

ہیلو ماریہ! آئی ہوپ تمہیں یہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو رہی ہو گی" وہ زہر خندہ مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا۔

زرخان جنیجو تمہارا انجام بہت قریب ہے، بہتر ہے سدھر جاؤ" ماریہ بھی اسی کے لہجے میں پھنکاری تھی۔زرخان کا ایک اونچا خوفناک قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔

تمہیں لگتا ہے زرخان جنیجو کسی سے ڈرتا ہو گا, ہاں؟" وہ اب ہنستے ہوئے بول رہا" تھا۔

حالانکہ تمہیں ڈرنا چاہیے کیونکہ جس انسان کے ہاتھ میں تمہارا کیس ہے، اگر" تمہیں علم ہو جائے تو تم خود گرفتاری دے دو گے" ماریہ مسکرا کہ بولی تھی۔

زرخان کی آنکھوں میں ایک چونک جانے والا تاثر آیا جو فوراً ہی چھپا لیا گیا تھا لیکن مسکراہٹ برقرار رہی تھی۔

"کسی کا باپ بھی مجھے نہیں ہرا سکتا، ڈیئر"

ہاں لیکن اگر وہ تمہارا اپنا باپ ہو تو؟ کیا خیال ہے؟" ماریہ کی مسکراہٹ میں کچھ" تھا کہ کھٹکا جائے، زرخان نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔ آگے کو ہو کہ اسے بالوں سے پکڑا تھا، ماریہ نے ضبط سے آنکھیں میچی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو کیا کہہ رہی تھی تم، میرے باپ کی بات کر رہی تھی؟ ہاں؟ آرمی نے جب" دیکھا کہ مجھے ایسے نہیں پکڑ سکتے تو میرے باپ کو ایز آ کور سٹوری استعمال کرنے لگے؟ شیم آن یو پیپل "وہ اس کے بالوں کو مظبوطی سے پکڑے پھنکار رہا تھا۔

زرخان جنیجو میں وہ جانتی ہوں جو تم نہیں جانتے "ماریہ استہزاء لہجے میں بولی" تھی۔

کیا جانتی ہو تم ہاں! بتاؤ مجھے۔۔۔ بتاؤ مجھے "وہ ایک دم غصّے سے چلایا تھا، باہر" کھڑے گارڈ اندر آئے تھے۔ "اس کو کل پورا دن کوئی کھانا پینا نہیں ملے گا، اس کے ہاتھ پاؤں کے ناخن اکھاڑ دو۔۔" وہ سفاکی سے آرڈر دیتا چلا گیا تھا جبکہ ماریہ نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا تھا۔ انسان جب ایک بار گناہ کا راستہ اپنا لیتا ہے تو واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔۔ تھوڑی دیر میں اندر سے چینخوں کی خوفناک آوازیں آنے لگی تھیں، ظالموں نے ماریہ سلیم کے ناخن ادھیڑ کے رکھ دیے تھے۔ وہ درد سے بلبلا رہی تھی، وہ مدد کی منتظر تھی لیکن کسی کو بھی اسکی لوکیشن کا علم نہیں تھا۔ وہ کراہتی ہوئی وہیں زمین پہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ سخت سے سخت تکلیف میں بھی

نیند ایک واحد چیز ہوتی ہے جو نجات دلا دیتی ہے،ماریہ کو بھی اس تکلیف سے نیند نے تھوڑی دیر کیلئے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

ابھی صبح ہونے میں کچھ وقت باقی تھا،آسمان ہنوز کالا سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ایسے میں شہر سے دور ایک ویران علاقے میں کھڑے اس گودام کے پاس دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔ گودام کو دیکھ کہ لگتا تھا جانے کتنے سالوں سے بند ہو، جیسے یہاں کسی ذی روح نے کبھی قدم ہی نہ رکھا ہو لیکن اندر کا منظر باہر سے بھی بدتر تھا۔ایک کمرے سے آگے جا کہ زمین کے نیچے بنے کمرے سے آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ کمرے میں پانچ کرسیاں اور ایک بڑا صوفہ پڑا تھا جس پہ بریگیڈیئر صاحب

www.novelsclubb.com

براجمان تھے، باقیوں پہ ایجنٹ آر، کیپٹن حسن اور ایجنٹ اے بیٹھے تھے۔ میجر حیدر اور ماریہ کی کرسیاں آج خالی تھیں۔

ماریہ کی لوکیشن ٹریس ہوئی یا نہیں" بریگیڈیئر کی رعب دار آواز کمرے میں" گونجی تھی جس پہ کیپٹن حسن نے بولنا شروع کیا تھا۔

سر لوکیشن ٹریس ہو گئی ہے، ہم بہت جلد اُن کو نکالنے کیلیئے آپریشن کریں گے۔"

"میں اور کچھ سپاہی ایجنٹ ایم کو باحفاظت لے آئیں گے انشاءاللہ

؟"اب کے بریگیڈیئر نے ایجنٹ اے کی طرف contract شکر ہے اور وہ" دیکھا تھا۔

زر خان کے پاس ہی ہے ابھی، مجھے امید ہے کل تک وہ سائن contract سر" کر کہ بھیج دیگا" ایجنٹ اے نے بھی اپنی رپورٹ دی تھی۔

"وہ عبداللہ مجھے contract سے پہلے پاس ہمارے ایک ،چاہیے میں حال ہر ہے لیکن اسے پکڑنے کیلئے دوسرے کا ہونا بھی ضروری ہے" بریگیڈیئر صاحب تنبیہی لہجے میں بولے تھے۔

کیپٹن حسن یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے؟" اس سوال پہ ایجنٹ ایم کے لبوں پہ" مسکراہٹ ابھر کہ معدوم ہوئی تھی آیا سر دیکھ ہی نہ لیں۔

سر میری نظر ہر وقت اُن لڑکوں پہ ہوتی ہے، وہ ڈر گز کہاں سے لاتے ہیں اور" کیسے یونی میں پھیلا رہے ہیں میں نے سارے ثبوت اکٹھے کر لیے ہیں" سنجیدہ سا کیپٹن حسن بولا تھا۔

"وہ کہاں سے لاتے ہیں ڈر گز؟" ایجنٹ اے نے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زرخان جنیجو سے" یک لفظی جواب پہ کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔

"ایجنٹ آر زرخان کے جتنے بھی بینک اکاؤنٹس ہیں اور اب تک وہاں سے جتنی بھی transactions ہوئی ہیں، مجھے سب کی اطلاع چاہیے، چونکہ اب حیدر یہاں

نہیں ہے تو کچھ دنوں کیلئے مجھے سب دیکھنا ہے" یہ کہہ کہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے، باقی سب بھی کھڑے ہوئے تھے اور سیلوٹ پیش کیا تھا اور پھر سب جیسے آئے تھے ویسے ہی غائب ہو گئے تھے۔

اگلی صبح اسلام آباد پہ ایک عجیب سی اداسی طاری کیے ہوئے تھی۔ سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ گہرے کالے بادلوں نے پورے اسلام آباد کو ڈھکا ہوا تھا اور ہر طرف ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ موسم خوشگوار تھا، گرمی کم ہو گئی تھی لیکن پھر بھی کچھ تھا جو زر مینے کو بے چین کر رہا تھا۔ اسلام آباد کی نسبت وزیرستان میں موسم انتہائی گرم محسوس ہوتا تھا لیکن پہاڑوں پہ ہونے کی وجہ سے وہاں ہر وقت تیز ہوا چلتی رہتی تھی۔ میجر حیدر نماز سے فارغ ہو کہ ایک چوٹی پہ آ

www.novelsclubb.com

بیٹھا تھا، ہاتھ میں درخت کی ٹہنی تھی جس سے ایک ایک کر کہ وہ پتے نیچے کھائی میں پھینکتا جا رہا تھا۔ آج اُنکی دو گاڑیوں نے آس پاس کے علاقوں میں (گشت) patrolling کے لیے جانا تھا لیکن اُس میں ابھی وقت تھا۔ وہ تھوڑی دیر میں تیاری کر لے گا۔

کیا ہو گیا میجر صاحب بڑے اُداس لگ رہے ہیں "اُسے پتہ ہی نا چلا کب کیپٹن " معید اُس کے پاس آ بیٹھا تھا۔ وہ حیران ہوا تھا آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ ایسے ارد گرد سے بیگانہ ہوا ہو خیر۔۔۔۔۔

نہیں یار اداس نہیں ہوں، سر میں تھوڑا درد ہے "حیدر ہلکے پھلکے انداز میں بولا" تھا۔

www.novelsclubb.com

تو سر ہم ابھی گشت کیلئے نہیں جاتے، آپ میڈیسن لے کہ آرام کر لیں تھوڑی " دیر میں چلے جائیں گے "معید فکر مندی سے بولا تھا۔

معید فوج میں ایسا کوئی مارجن نہیں ہوتا، تم جا کہ گاڑیاں تیار کرواؤ میں آرہا ہوں "میجر حیدر سنجیدہ سا بول کہ اٹھ کر اپنے کیمپ کی طرف بڑھا تھا۔

یہاں سے تقریباً 500 کلومیٹر کے فاصلے پہ اسلام آباد میں بھی اب روشنی ہو گئی تھی۔ شجاع ہاؤس کے تمام مکین ناشتے کی ٹیبل پہ اکٹھے بیٹھے تھے۔

بھابھی آج شاھمیر بھائی آجائیں گے نا؟" ضامن چہک کہ بولا تھا۔ زرمینے پہلے تو اس طرزِ تخاطب پہ حیران ہوئی تھی پھر کندھے اُچکا دیے جس کا مطلب تھا" مجھے کیا پتہ"

ہاں آج آجائے گا، شام کی فلائٹ ہے اس کی رات کو پہنچے گا" شجاع خانزادہ گلا کھنکار کہ سنجیدہ سے بولے تھے، آنکھوں میں بے چینی سی تھی۔

کیوں زرمینے تمہاری بات نہیں ہوئی شاھمیر سے ؟" صوفیہ اب اس سے پوچھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

نہیں ممانی رات میں ہوئی تھی بات لیکن پھر اچانک کال ڈراپ ہو گئی، اُس کے " بعد ان کا نمبر آف آرہا تھا" وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجا کے اطمینان سے جھوٹ بول گئی تھی۔ صوفیہ نے سر کو اثبات میں ہلا دیا۔۔

ناشتے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ سفید اور سیاہ رنگ کے امتزاج پہ سجایہ کمرہ شاھمیر کے جانے کے بعد سے خالی خالی لگتا تھا۔ سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے وہ واشروم کی طرف گئی تھی۔ آج اس کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں اور واپس جوائننگ تھی۔۔ کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو خاکی رنگ کی ڈاکٹرز والی ساڑھی میں ملبوس تھی، شیشے کے سامنے آکے ہلکا سا میک اپ کرنے کے بعد اب وہ ہجاب سیٹ کر رہی تھی۔ ابھی وہ اپنا سٹیتھو سکوپ اٹھاتی کہ اُس کے ذہن میں شاھمیر کی آواز گونجی، ہفتے کو تم یہ نیا سٹیتھو سکوپ پہن کہ جانا" اُس نے ڈرار سے ایک ڈبہ نکالا جس " Littmann Stethoscope تھا۔ اسے دیکھ کہ وہ آزردگی سے میں مسکرائی تھی پھر کچھ سوچ کہ اسے گلے میں پہن لیا۔ جب وہ نیچے پہنچی تو عمار اور ماہنور دونوں اُس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

کیا ساری زندگی کا میک اپ آج ہی کرنے لگ گئی تھی میری بہن جو باہر آنے کا نام نہیں لے رہی تھی" اُس کو دیکھتے ہی عمار نے طنزیہ کہا تھا۔

"تھوڑا سا انتظار ہی کروایا ہے میں نے بس، اپنی بیوی آئے گی نا جب اُسے بھی ایسے ہی بولنا" زرمینے بھنویں چڑھا کہ بولی تھی۔ اُس کی بات پہ عمار نے سر کو خم دیا تھا اور ماہنور کھلکھلا کہ ہنس دی تھی۔ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ماہنور کی نظر اُس کے گلے پہ پڑی،

"زرمینے یہ تم نے کب لیا؟" اُس نے اسٹیتھوسکوپ کی طرف اشارہ کر کہ پوچھا تھا، آنکھوں میں ستائش ابھری اور چہرے پہ خوشی تھی۔ اُس کے سوال پہ زرمینے اداسی سے مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شاھمیر نے دیا تھا جانے سے پہلے بول کر گئے تھے ہفتے کو جب جوائننگ ہو تو یہ پہن کر جانا" وہ بول رہی تھی، عمار کے کان پیچھے ہی لگے ہوئے تھے۔ اس کی بات پہ جہاں ماہنور مسکرائی تھی وہیں عمار کے اسٹیرنگ پہ جمے ہاتھ لمحے بھر کو تھمے

تھے، آنکھوں میں بے چینی در آئی تھی، اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس سنجیدہ سا آگے دیکھتا رہا۔

زر مینے اور ماہنور کو ڈراپ کر کے وہ واپس گھر چلا گیا تھا۔ (آج سب اتنا عجیب کیوں لگ رہا تھا) اُس نے دل میں سوچا تھا۔

اسلام آباد سے دور وزیرستان میں میجر حیدر، کیپٹن جواد اور کیپٹن معید کے ساتھ کچھ اور سپاہی گشت پر جانے کی تیاری مکمل کر چکے تھے۔ دو گاڑیاں آگے پیچھے نکلی تھیں۔ میجر حیدر اگلی گاڑی پہ پیچھے سپاہیوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"میں تم سب کو لیڈ کر رہا ہوں مجھے آگے ہونا چاہیے تا کہ اگر کوئی مشکل آئے تو پہلے مجھ پہ آئے۔ کل کو اگر میں مر جاؤں تو کوئی یہ نا کہے میجر حیدر بزدل تھا پیچھے چھپ

www.novelsclubb.com

کہ بیٹھا تھا" کچھ دیر پہلے جب کیپٹن جواد نے حیدر کو پچھلی گاڑی پہ بیٹھنے کو کہا تو یہ میجر حیدر کے الفاظ تھے۔اُن کو نکلے ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔گاڑیاں اپنی منزل کی طرف گامزن تھیں کہ اچانک کہیں سے فائرنگ سٹارٹ ہوئی تھی۔میجر حیدر نے سب کو الرٹ ہونے کا حکم دیا تھا۔جوابی فائرنگ جاری تھی کہ اچانک میجر حیدر نے کھڑے ہو کہ رائفل سے فائرنگ سٹارٹ کر دی۔اپنی بلٹ پروف جیکٹ کو وہ اتار کہ پھینک چکا تھا،اُس کے ایسا کرنے پہ جواد اور معید دونوں پریشان ہوئے تھے۔

"سر پلیز بیٹھ کہ فائر کریں،آپکی جان کو خطرہ ہے گولی لگ جائیگی" جواد تیزی سے بولا تھا لیکن شاہمیر کسی کی نہیں سن رہا تھا۔حیدر نے جواد اور معید کیطرف تھمبز اپ کا اشارہ کرنے کیلیئے گردن موڑی تھی،لمحوں کا کھیل تھا اور دو گولیاں چیرتی ہوئی شاہمیر کو چھو گئی تھیں۔وہ بے اختیار نیچے کو گرا تھا،سینے کے بائیں جانب اور دائیں گھٹنے سے خون بہنے لگا اور پھر وہ وجود بالکل ساکت ہو گیا،ذرا سی جنبش بھی محسوس نہیں ہوتی تھی اور پھر وہ سرمئی آنکھیں اندھیر ہو گئیں جیسے کبھی روشنی

www.novelsclubb.com

دیکھی ہی نہ ہو۔۔جواد اور معید سمیت سب سپاہیوں نے آنکھوں میں نمی لیے اس باہمت اور جنونی جوان کو گرتے دیکھا تھا لیکن آپریشن ختم ہونے تک وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ تین سپاہی مزید موقع پہ شہید ہوئے تھے۔

میں نے بولا تھا کہ سر کھڑے مت ہوں، انھوں نے میری نہیں سنی" جواد چینخا" تھا اور اس نے فائرنگ کرتے ہوئے چار دہشتگردوں کو جہنم واصل کیا تھا، انداز کسی جنونی پاگل جیسا ہو گیا تھا۔ "سر۔۔۔۔۔۔سر پلیز اُٹھ جائیں! سر!"معید فائرنگ کرتے ہوئے بولا تھا، وہ رو رہا تھا اور ہزیانی انداز میں چینخ رہا تھا۔ وہ پاگل ہو رہا تھا۔ وہ اپنے دوست کو ایسے نہیں جانے دے سکتا تھا۔ شاھمیر ان کو چینختے ہوئے سن سکتا تھا، اسے فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن پھر سب کچھ ساری آوازیں گڈ مڈ ہونے لگیں اور اب وہ بالکل ساکت سا پڑا تھا۔ ایک آنسو آنکھ سے نکل کہ کنپٹی پر گرا تھا، ایک داستان تھی جس کی ڈوری شاید ٹوٹنے والی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وزیرستان سے دور اسلام آباد میں اگر ہم ماہنور کی یونیورسٹی کی طرف رخ کریں تو وہ ابھی ابھی دوسری کلاس لے کہ نکلی تھی، رخ ہمیشہ کی طرح کیفے ٹیریا کی طرف تھا جہاں وہ جانتی تھی احمر بھی موجود ہو گا۔ موسم چونکہ خوشگوار تھا اس لیے آج اس نے کافی لی تھی۔ کافی لے کہ وہ قریب میں ٹیبل پہ بیٹھی تھی۔ انسٹا گرام کھولا تو وہاں کوئی نیوز آرہی تھی۔

"آپ کو بتاتے چلیں کہ شمالی وزیرستان میں گشت کرنے والی گاڑیوں پر دہشتگردوں کا حملہ۔ آپریشن میں تین فوجی نوجوان شہید جبکہ ایک زخمی ہوا ہے، جوابی کارروائی میں دس دہشتگردوں کا خاتمہ "اینکر بار بار ایک ہی لائن دہرا رہی تھی۔ ماہنور نے افسوس سے سر جھٹکا تھا پھر کافی کی طرف متوجہ ہوئی۔ تھوڑی دیر میں ہمیشہ کی طرح خوش باش سا احمر اس کے قریب پڑی ایک کرسی پہ بیٹھا تھا۔

"آسلام علیکم کیا حال ہیں؟" وہ تازہ دم سا بول رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام! تم کوئی کلاس نہیں لیتے کیا؟ جب دیکھو ادھر ہی پائے جاتے ہو"""
ماہنور نے میٹھا سا طنز کیا تھا۔

میرا ابھی آپ کے بارے میں یہی خیال ہے" وہ دوبدو مسکرا کہ بولا تو ماہنور کی"
مسکراہٹ مدھم ہوئی تھی،

میں ابھی ابھی کلاس لے کے یہاں آئی ہوں اچھا!" وہ تلملا کہ بولی تو احمر زور سے"
ہنسا تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے لڑو تو نہیں۔۔۔۔۔۔" وہ مسکرا کہ بول رہا تھا جب جیب میں پڑا"
فون تھرتھرایا تھا، ہنستے ہوئے فون کان سے لگایا تھا لیکن اگلے ہی پل مسکراہٹ
سمٹی تھی، فون پہ گرفت سخت ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم جانتے بھی ہو تم کیا بول رہے ہو؟ یہ مزاق کرنے کی بات نہیں ہے" وہ دھاڑ"
کہ بولا تھا ایسے کہ پاس والی ٹیبل پہ بیٹھی دو لڑکیوں نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

ماہنور نے حیران ہو کہ اسے دیکھا جو آنکھوں میں آئی نمی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

ایسا نہیں ہو سکتا، میں خود دیکھتا ہوں "کال کاٹ کہ اب وہ اپنے فون پہ کچھ دیکھ رہا تھا اور اسے لگا کہ دنیا تھم گئی ہو، اب تو وہ آنسو چھپانے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔ گرم سیال تواتر سے آنکھوں سے بہہ رہا تھا، اسے دیکھ کہ ماہنور پریشان ہوئی تھی۔ وہ اس کے قریب ہوئی،

احمر کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہے ہو" وہ کانپتی آواز میں بولی تو احمر نے آنکھیں اُٹھا کہ اسکو دیکھا۔

دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے" وہ رو رہا تھا، ماہنور نے پہلی دفعہ کسی بھرپور مرد کو ایسے روتے ہوئے دیکھا تھا۔ احمر اتنا کہہ کہ رکا نہیں تھا، وہ باہر کو بھاگا تھا۔ اسے جانا تھا اپنے دوست کے پاس۔ پیچھے ماہنور شل سی بیٹھی ہوئی تھی، اسے کچھ سمجھ نہیں آ

www.novelsclubb.com

رہا تھا، اسے بھی صحیح معنوں میں پریشانی ہوئی تھی۔ یہ طے تھا کہ وہ باقی کلاسز نہیں
لے سکے گی اس لیے لیو لے کہ گھر چلی گئی۔

میں آج رش کم تھا کیونکہ ویک اینڈز پہ صرف CMH راولپنڈی میں واقع
ایمرجنسی سے ڈیل کیا جاتا تھا۔ زرمینے اپنے آفس میں بیٹھی اب بور ہونے لگی تھی،
صبح سے وہ ایسے ہی بیٹھی تھی۔

بہتر ہوتا کہ میں منڈے سے جوائن کر لیتی ایویں بیٹھی بور ہو رہی ہوں" وہ بس"
سوچ ہی سکی تھی۔ اپنا فون لے کہ وہ باہر راہداری میں آگئی تھی ٹھنڈی ہوا کھانے،
دل عجیب سا ہو رہا تھا۔ ابھی وہ ایک راہداری سے مڑنے والی تھی کہ پیچھے سے کسی
میل نرس کی آواز آئی،

"ڈاکٹر!!!ڈاکٹر ایک ایمر جنسی ہو گئی ہے۔آپکی ضرورت ہے،آپ پیشنٹ کو وقتی ایڈ دے دیں آپریشن کیلئے سینیئر ڈاکٹر ز آرہے ہیں" وہ پھولے سانس کے ساتھ بولا تھا۔زر مینے اس کے ساتھ تیز تیز چلتی ہوئی ایمر جنسی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے پیشنٹ کو؟"وہ اب پروفیشنل انداز میں چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"ڈاکٹر وہ کوئی میجر ہیں،آج شمالی وزیرستان میں جو حملہ ہوا ہے،اس میں انہیں دو گولیاں لگی ہیں" میل نرس اپنی دھن میں بول رہا تھا لیکن زر مینے کے بڑھتے قدم تھمے تھے،پھر وہ بھاگتے ہوئے ایمر جنسی کی طرف بڑھی تھی۔اس نے اپنے باپ کو کھونے کی تکلیف سہی تھی وہ کسی اور کو یہ تکلیف نہیں سہنے دے سکتی تھی۔

"کہاں ہے؟پیشنٹ کہاں ہے سمیر؟"وہ چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"ICU میں لے کہ گئے ہیں"زر مینے نے اُس طرف دوڑ لگائی تھی،وہ اِس پیشنٹ کو بچائے گی ہر حال میں" وہ دوڑتے ہوئے اسٹریچر کے

www.novelsclubb.com

قریب پہنچی تھی، آس پاس بہت سے فوجی جوان تھے، کوئی میجر تھا کوئی کیپٹن کوئی سپاہی۔ پیشنٹ کو اندر لٹایا گیا۔

ان کے چہرے سے کپڑا اہٹائیں اور ڈاکٹرز کو بولیں جلدی آئیں ورنہ میں خودِ آپریشن سٹارٹ کر دوں گی" زرمینے چلاتے ہوئے غصّے میں بول رہی تھی۔ پوری آئی سی یو میں آرمی افسران کھڑے اس ڈاکٹر کو چلاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ میجر حیدر کے چہرے سے کپڑا اہٹایا گیا، زرمینے نے سرسری سا اسے دیکھا۔ اسے لگا شاید آنکھوں نے دھوکا کھایا ہو۔ اب کہ وہ پوری کی پوری میجر حیدر کی طرف مڑی تھی اور اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی، لڑکھڑا کہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی، بار بار آنکھوں کو ملتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ یہ نظر کا دھوکا ہو گا، وہ ایک بار پھر اس کے قریب آئی اور جیسے نمک کا مجسمہ بن گئی ہو، آنکھیں جھپکنا بھول گئیں اور سانس۔۔۔۔ اسے لگا وہ ابھی یہیں ختم ہو جائے گی۔ دل تھا کہ مان ہی نہیں رہا تھا پھر اس نے سامنے پڑے وجود کے ہاتھ میں کوئی چیز دیکھی، ہاتھ کی مٹھی کھول کہ وہ چیز باہر نکالی اور اس کے ہلک سے ایک چینخ بر آمد ہوئی تھی (وہ ایک لاکٹ تھا

بغیر چین والا لاکٹ) آنکھوں کو یقین دہانی ہو گئی، دل دھڑکنا بھول گیا اور وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

شاھمیر۔۔۔۔ شاھمیر یہ کیا ہے،،،، شاھمیر اٹھیں" وہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی، آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے، دل میں شدید درد اٹھا تھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔ تمام افسران حیرت سے کھڑے اس ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے جو زارو قطار روئے جارہی تھی، ایک دو فوجی اس کے قریب آئے،

میم آر یو اوکے ؟" ایک کیپٹن بولا تھا۔"

میرا شوہر یہاں خون میں لت پت پڑا ہے اور آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں ایم آئی اوکے ؟" وہ چلائی تھی، اِس انکشاف پہ سب لوگوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ، کچھ تو کرو میرے شاھمیر کو بچاؤ، ڈاکٹر" وہ حلق کے بل چلائی" تھی، رونے کی زیادتی سے کاجل پورے چہرے پہ پھیل گیا تھا، اسے لگ رہا تھا وہ

کوئی خواب دیکھ رہی ہے ابھی اٹھے گی تو سب بالکل پہلے جیسا ہو گا۔ شاھمیر تو دبئ میں تھا، وہ کوئی آرمی کا افسر نہیں تھا۔

ڈاکٹرز آ چکے تھے، آپریشن شروع ہو چکا تھا۔ وہ مردہ قدم اٹھاتی اُس طرف گئ جہاں آپریشن ہو رہا تھا۔

میم پلیز میرے شاھمیر کو بچا لیں، میں۔۔۔۔ میں بہت محبت کرتی ہوں اِن سے۔ اِن کے بغیر رہنا تو دور میں جینے کا بھی تصور نہیں کر سکتی" وہ آہستہ آواز میں روتے ہوئے ایک فی میل ڈاکٹر سے مخاطب تھی۔

ڈاکٹرز زر مینے بی بریو۔ آپ ایک ڈاکٹر ہیں ایسے رونا آپکو زیب نہیں دیتا۔ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے کہ انہیں بچا لیں۔ اگر آپ اِن کیلیئے کچھ کرنا چاہتی ہیں تو جا کر دعا کریں" وہ اتنا کہہ کہ دوبارہ سے آپریشن کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔ گیارہ بجے ICU کے آپریشن شروع ہوا تھا، اب ساڑھے بارہ ہو رہے تھے وہ تب سے باہر نیچے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی تھی۔ موبائل پہ اپنے نکاح کی کوئی تصویر کھول رکھی

تھی جس میں وہ مسکرا کہ شاھمیر کی طرف دیکھ رہی تھی اور شاھمیر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ہیرے کی انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ آنکھوں میں آئی دھند کو بار بار صاف کرنا پڑتا تھا، پھر اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کہ وہ انگوٹھی دیکھی،

"مجھے ہمیشہ سے sad endings بری لگتی تھیں، اسی لیے میں سیڈ ناولز نہیں پڑھتی تھی۔ مجھے وہ کہانی سخت بری لگتی تھی جس میں ہیرو مر جاتا تھا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ میں نے تو کبھی نہیں چاہا تھا کہ ایسا ہو، میں چاہتی تھی شاھمیر آرمی میں ہوتے اور۔۔۔۔۔۔ اوہ میرے اللہ! وہ واقعی آرمی آفیسر تھے۔ آخر کب تک یہ آرمی مجھ سے میرے رشتوں کو چھینتی رہے گی؟ پہلے بابا اور اب شاھمیر،، اوہ میرے خدا میں ہی کیوں؟" وہ آنکھیں بند کر کہ روئے جا رہی تھی، اندر باہر ایک سا ہو رہا تھا۔ آج آسمان بھی اس کے غم میں شریک ہوا تھا۔ جب سے وہاں کھڑے افسران کو علم ہوا تھا کہ وہ میجر شاھمیر حیدر کی بیوی ہے تب سے دس بار وہ اسے آرام کرنے کا بول چکے تھے لیکن اسے جیسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جو انسان اللہ کو جتنا پیارا ہوتا ہے اس کی آزمائش بھی اتنی ہی بڑی ہوتی ہے بچے""""
ایک آدمی اس کے ساتھ آ کہ بیٹھا تھا، فوجی وردی میں ملبوس وہ عہدے سے کوئی بریگیڈیئر لگتا تھا۔۔ زرمینے ساکت ہوئی تھی، اس انسان کی بات پر نہیں بلکہِ اس آواز پر۔ یہ آواز تو وہ ہزاروں کے مجمعے میں بھی پہچان سکتی تھی۔ اُس نے گردن موڑ کہ دیکھا وہ شخص اب وہاں نہیں تھا، وہ ایک بار پھر رو پڑی تھی۔۔ بے بسی سی بے بسی تھی کوئی اپنا نہیں تھا یہاں جس سے وہ اپنا غم بانٹتی، ایک بار پھر وہ شاھمیر کی تصویریں دیکھنے لگی۔ ایک تصویر میں وہ مسکرا کہ فرحان سے بات کر رہا تھا، یہ فرحان کی گریجویشن کی تصویر تھی تقریباً پانچ سال پرانی۔ اگلی تصویر میں وہ ایک بلی کے بچے کو ہاتھ میں اٹھائے جوش سے گھر کے اندر آ رہا تھا، یہ تصویر تقریباً تین سال پرانی تھی۔ جیسے جیسے وہ تصویریں آگے کرتی ویسے ویسے آنکھیں نمکین پانی سے بھر سے بھری پڑی تھی candid shots جاتیں۔ اس کی گیلری اس طرح کی جن میں میجر شاھمیر حیدر کو علم بھی نا ہوتا تھا اور وہ چپکے سے اپنے کیمرے میں اسے مقید کرتی رہتی تھی یا شاید صرف زرمینے کو ایسا لگتا تھا۔ آس پاس سے گزرتے

سب لوگ خاکی ساڑھی میں ملبوسِ اس ڈاکٹر کو ترحم بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے جو نجانے کب سے نیچے بیٹھی روئے جا رہی تھی۔

بلڈ ارینج کرنا ہوگا" اندر سے ایک نرس نے آکر اطلاع O +ve میم آپ کو" دی تو وہ فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں۔۔۔میرا یہی بلڈ گروپ ہے، آپ میرا بلڈ لے لیں۔۔ چلیں!!!! جلدی کریں۔۔۔"پہلی بات دھیرے سے بول کہ آخر میں وہ چلائی تھی۔

بٹ میم آپ آلریڈی اتنی ویک لگ رہی ہیں" نرس پریشانی سے بولی تھی۔"

ڈاکٹر میں ہوں یا تم، جب میں کہہ رہی ہوں میرا بلڈ لو تو مطلب لو چلو اب"اُس" کے حواس بیدار ہو رہے تھے، وہ غرا کہ نرس کو ہدایت دیتی اندر کی طرف بڑھی تھی۔راہداری سے گزرتے ایک فوجی کے قدم اس آواز پہ زنجیر ہوئے تھے،اُس نے سامنے دیکھا جہاں ڈاکٹر زرمینے سکندر کھڑی نرس پہ چلاتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔(تو آج زرمینے کو پتہ لگ ہی گیا سچ) وہ سوچ کہ نرس کی طرف آیا۔۔

www.novelsclubb.com

زرمینے جیسا کہہ رہی ہے ویسا کر لیں، اسکا بلڈ لے لیں "نرس کو ہدایت دیتا وہ" وہیں باہر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہم دیکھتے ہیں کہ زرمینے اندر ICU میں ایک کونے پہ پڑے بیڈ پہ لیٹی ہیں، آنکھیں موندی ہوئی تھیں اور دایاں ہاتھ بالکل دل کے مقام پہ رکھا تھا ایسے جیسے دل میں شدید درد ہو، اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکل کہ کنپٹی پہ پھسلتا بالوں میں گم ہوا تھا۔اِس وقت اسے وہ تمام ماہ و سال یاد آرہے تھے جب شاھمیر گھر پہ نہیں پایا جاتا تھا، کسی سے پوچھتے تو بتایا جاتا تھا کہ وہ جاب کیلئے ملک سے باہر ہے۔

"کیا ماموں، ممانی، امی، فرحان، عمار سب کو پتہ ہو گا کہ شاھمیر آرمی میں تھے؟" یہ سوچ سوچ کہ اس کا سراب دکھنے لگا تھا، آخر کیسے سب نے اتنی بڑی بات چھپالی؟

میم آپ جوس لے لیں، نہیں تو بلڈ پریشر لو ہو سکتا ہے "ایک نرس زرمینے کے" پاس کھڑی مؤدب سی بولی تو زرمینے نے بھی گلاس پکڑ لیا،

رشیدہ مجھے پیناڈول کی ایک ٹیبلٹ لادو" گیلا سانس اندر کھینچ کہ وہ آہستہ آواز میں"
بولی تو نرس فورا بھاگی، ٹیبلٹ لے کر وہ بستر چھوڑ کہ اس طرف آئی جہاں سینئر
ڈاکٹرز شاھمیر کا آپریشن کرنے میں مصروف میں تھے۔اُس نے ایک نظر بند
آنکھوں والے اُس وجود کو دیکھا تھا جس کی سرمئی آنکھیں آج اندھیرے میں ڈوبی
ہوئی تھیں، منظر پھر سے دھندلا نے لگا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باہر
راہداری میں آکہ ایک کرسی پہ بیٹھ گئی۔اُس کے قریب ایک فوجی نوجوان اپنے
ساتھ کھڑے سپاہی کو کچھ بولا تھا جس پہ زرمینے ٹھٹکی تھی۔۔

کیوں نہیں لے کہ گئے؟ وہ یہاں سے نزدیک تھا، CMH حیدر کو پشاور"
یہاں لانے کی کیا ضرورت تھی" آواز میں بے چینی تھی۔۔۔زرمینے نے اتنی
تیزی سے گردن موڑ کر دیکھا کہ گردن چٹخنے کی آواز واضح تھی، آنکھوں میں
سارے جہاں کی حیرت اُمڈ آئی۔۔۔وہ اٹھ کہ اُس نوجوان کے پاس گئی۔

عمار تم بھی؟" اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی، یہ سب کیا"
ہو رہا تھا۔زرمینے کی آواز پہ کیپٹن عمار حسن کی بولتی زبان کو بریک لگی تھی،اس نے

www.novelsclubb.com

شاک کی کیفیت میں زر مینے کو دیکھا جو شعلہ بار آنکھوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔اُسے لگا تھا زر مینے گھر چلی گئی ہے، یہاں موجود کسی انسان نے بھی اسے نہیں بتایا تھا کہ اُسکی بھابھی یہاں موجود ہے، شاید وہ سب یہی سمجھے تھے کہ عمار کو معلوم ہو گا اور عمار حسن اب خود کو زر مینے کے سوالوں کیلئے تیار کر رہا تھا

زر مینے وہ۔۔۔ میں تمہیں بتاتا ہوں سب، تم بیٹھو ادھر "عمار نے گھبرا کہ اسے کرسی پہ بٹھایا تھا،

یعنی اگر آج میں ہاسپٹل میں موجود نہ ہوتی تو مجھے آج بھی پتہ نہیں لگنا تھا کہ میرا" شوہر ایک آرمی آفیسر ہے اور اسے۔۔۔۔۔(آنکھوں میں آنسو آئے تھے)اسے گولیاں لگی ہیں "آخر میں آواز اونچی ہوئی تھی، "اور تم۔۔۔۔۔(ایک نظر وردی میں ملبوس عمار کو دیکھا) تم بھی آرمی میں ہو؟ تم سب نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی۔۔اللہ!!! میں کتنی بیوقوف تھی جو سمجھتی تھی کہ تم بے روزگار ہو، مجھے بیوقوف بنایا ہے تم سب نے "وہ اب روتے ہوئے بول رہی تھی۔عمار نے آگے بڑھ کہ اسے اپنے کندھے سے لگایا تھا،اس وقت زر مینے سکندر کو سہارے کی

ضرورت تھی وہ کوئی وضاحت سننے کی حالت میں نہ تھی۔اسے بس اپنا دکھ بانٹنا تھا۔سمجھ نہیں آرہی تھی کون سا زخم زیادہ بڑا ہے یہ کہ اسے شاھمیر کے آرمی میں ہونے کا علم نہیں تھا یا پھر یہ کہ اس کا شاھمیر اس وقت زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے لیکن پھر جیسے سمجھ میں آگیا کہ کون سا زخم زیادہ بڑا تھا،دل نے گواہی دی تھی اور آنکھوں نے شاھمیر کے ساتھ گزرے ایک ایک منظر کو یاد کیا تھا۔شاھمیر کو کھونے کا غم ہر غم،ہر اذیت پہ بھاری تھا۔ایک بار شاھمیر ٹھیک ہو جائے وہ اس سے بالکل بھی نہیں لڑے گی،اس نے شاھمیر کا کل رات والا میسج یاد کرنے کی کوشش کی،

(اپنا خیال رکھنا،شاید میں اس کے بعد بھی تم سے کوئی رابطہ نہ کر سکوں لیکن جو بھی ہو ہمیشہ مظبوط رہنا،کبھی ہمت نا ہارنا۔شاھمیر شجاع زرمینے سکندر کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا..)

یہ الفاظ اسے اب سمجھ آرہے تھے، اب سمجھ آرہی تھی کہ اسکا فون کیوں آف ہوتا تھا، اب سمجھ آرہی تھی کہ وہ کیوں اس رابطے کو آخری سمجھ رہا تھا۔ وہ عمار سے علیحدہ ہوئی، سارے شکوے دم توڑ گئے تھے۔

مجھے شاھمیر کیلئے دعا کرنی چاہیے، اب میں نہیں روؤں گی بلکہ دعا کروں گی۔" سوری عمار بھائی میں کچھ زیادہ ہی بول گئی" عمار نے اس کا چہرہ دیکھا تھا، کاجل آنکھوں کے اوپر نیچے پھیلا ہوا تھا، پچھلے تین گھنٹوں سے لگاتار رونے کی زیادتی سے آنکھوں کے پپوٹے سوجھ گئے تھے، رنگت پہلے سے زرد لگ رہی تھی۔ اُسے کبھی بھی نہیں لگتا تھا کہ زرمینے کو شاھمیر سے محبت ہے لیکن آج اُسکی یہ حالت دیکھ کہ اُسے اندازہ ہوا تھا زرمینے سکندر نے اپنے باپ کے بعد اگر کسی سے بے انتہا محبت کی تھی تو وہ میجر شاھمیر حیدر تھا۔ زرمینے اس کے پاس سے اٹھ کہ Prayer room کی طرف چلی گئی تھی۔۔

اِس وقت دن کے ساڑھے تین ہو رہے تھے، گیارہ بجے شروع ہونے والا آپریشن ابھی تک مکمل نہیں ہوا تھا۔ زرمینے جائے نماز بچھا کہ بیٹھی تھی، ہاتھ دعا

کیلیئے اٹھائے ہوئے تھے۔ کتنی عجیب بات ہے نا ہمارا رب سب جانتا ہوتا ہے کہ اُس کا بندہِ اس وقت کس مشکل میں ہے اور کیا مانگنا چاہتا ہے لیکن پھر بھی وہ رحیم ذات بے زار نہیں ہوتی بلکہ ہمیں بار بار دعا کرنے کا حکم دیتی ہے۔اِس فانی دنیا میں صرف ایک اللہ پہ یقین ہوتا ہے کہ وہ ہماری سنے گا، ہماری دعاؤں کو قبول کرے گا۔وہ ہاتھوں کو دعا کیلیئے اٹھائے بیٹھی تھی لیکن لب ساکت تھے، بس آنسو تھے جو زارو قطار بہہ رہے تھے۔

"اللہ تعالیٰ آپ تو جانتے ہیں نا میں ایک بار پھر کسی اپنے کو کھونے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی، پہلے بابا اور اب شاھمیر اللہ میں ہی کیوں؟ میں آج تک بابا کو نہیں بھلا سکی کیونکہ میں جانتی ہوں وہ زندہ ہیں لیکن کہاں ہیں؟ اب تو واپس آ جائیں آپ بابا آپکو میری یاد نہیں آتی؟ اللہ جی پلیز شاھمیر کو مجھ سے دور مت کریں، بابا کے بعد میں نے اگر کسی سے محبت کی ہے تو وہ شاھمیر ہیں۔اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گی" آخری الفاظ ادا کرتے وقت وہ سجدے میں گر کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگر شاھمیر کی جگہ یہ کوئی اور پیشنٹ ہوتا تو تم ڈاکٹر بن کہ باہمت طریقے سے اُس" کو ٹریٹمنٹ دیتی۔ یہ بھول جاؤ کہ اندر لیٹا انسان تمہارا شوہر ہے بس یہ یاد رکھو کہ تم ڈاکٹر ہو اور تمہیں اس کا خیال رکھنا ہے، شاھمیر ہمیشہ سے تمہیں ایک سٹرانگ وومن دیکھنا چاہتا تھا اس کی خواہش کا احترام کرو"ایک بار پھر وہی بھاری مردانہ آواز گونجی جو کچھ دیر پہلے باہر راہداری میں اسے سنائی دی تھی، وہ کرنٹ کھا کہ پلٹی تھی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ ہر جگہ بابا کی آواز کیوں سنائی دے رہی ہے؟" وہ اب ادھر " اُدھر دیکھ رہی تھی، دور دور تک اِس طرف کوئی نہ تھا۔اُس نے وہ الفاظ یاد کرنے کی کوشش کی جو کچھ دیر پہلے اس نے سنے تھے۔۔۔"یہ میرا وہم نہیں ہو سکتا کوئی تو ہے" وہ بڑبڑا کہ باہر آئی تھی۔اُس نے فیصلہ کر لیا تھا اب وہ مزید رونا دھونا نہیں کرے گی، وہ باہمت طریقے سے حالات کا سامنا کریگی۔۔اب کی بار اس کا رخ اپنے آفس کی طرف تھا، وہاں جا کہ اُس نے اپنا حلیہ درست کیا، ہجاب کو اچھے سے سیٹ کر کہ اب وہ نکھری نکھری سی ICU کی طرف جا رہی تھی۔چہرہ بالکل سپاٹ تھا

،آنسوؤں کے نشان اب مٹ چکے تھے۔دور کھڑے ایک وجود کے چہرے پہ اداس مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

آسلام علیکم میم! میں میجر بلال ہوں، شاھمیر کا دوست۔آئی ہوپ یو آر فیلنگ" گُڈ ناؤ"وہ ICU کے باہر کھڑی مضطرب سی چکر کاٹ رہی تھی جب ایک فوجی اُس کے قریب آیا،اُس نے نظریں اٹھا کہ دیکھا یہ وہی آدمی تھا جس سے وہ کچھ دیر پہلے انتہائی بدتمیزی کر چکی تھی۔

وعلیکم السلام! سوری میجر بلال، میں اندر کچھ زیادہ بول گئی تھی "اب جب حواس" ٹھکانے لگے تو اپنی حرکت پر ندامت ہوئی تھی البتہ چہرے پہ شرمندگی کا تاثر ندارد تھا۔

www.novelsclubb.com

نو پرابلم میم! میں سمجھ سکتا ہوں۔دراصل بریگیڈیئر صاحب نے آرڈر دیا ہے کہ " آپکو گھر چھوڑ آئیں تاکہ آپ کچھ آرام کر لیں،ہم سب یہاں ہیں شاھمیر کے پاس"اُس کے الفاظ پہ زرمینے نے اچھنبے سے دیکھا تھا،

سوری لیکن میں ایک ڈاکٹر ہوں،اِس طرح کسی پیشنٹ کو چھوڑ کہ کہیں نہیں جا سکتی۔میں یہیں پر رہوں گی جب تک میجر شاھمیر حیدر کو ہوش نہیں آجاتا" وہ جانتی تھی کہ اس کے علاوہ اگر وہ کوئی اور توجیہ پیش کرتی تو اسے یقیناً یہ لوگ واپس بھیج دیتے لیکن وہ کسی ڈاکٹر کو جانے کا نہیں کہہ سکتے۔زر مینے کے کہنے پہ میجر بلال نے دور کھڑے وجود کو دیکھا تھا جس نے آنکھوں کے اشارے سے "اوکے" کہا تھا۔

اوکے میم ایزیو وش" وہ کہہ کہ آگے بڑھ گیا لیکن اُس نے مڑ کہ پیچھے دیکھا تھا۔"

"یہ اشاروں کنایوں میں کس سے بات کر رہا تھا، پیچھے تو کوئی بھی نہیں ہے" وہ پر سوچ نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر مینے کو یہاں چھوڑ کہ اگر ہم رخ کریں اسلام آباد کے ڈیفنس کی طرف تو دن کے وقت ایک بنگلہ وہاں پوری شان کے ساتھ کھڑا تھا۔راہداری سے گزر کہ اگر اندر قدم رکھا جائے تو کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو پورے میں پھیلی ہوئی تھی۔کھانا ٹیبل پہ لگ چکا تھا،رکشندہ بیگم اور زرخان آمنے سامنے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب رکشندہ بیگم بولیں،

زرخان کل وہ لڑکی زر مینے تھی نا،ہماری زر مینے؟ جھوٹ نا بولنا!" کھانے سے" ہاتھ کھینچ کہ وہ بلا کی سنجیدگی سے پوچھ رہی تھیں،زرخان نے چونک کہ انہیں دیکھا تھا۔کچھ دیر خاموشی دونوں کے بیچ حائل رہی۔

جی وہ زر مینے تھی،ہماری زر مینے "دادی کو لگا تھا وہ انکار کر دے گا لیکن اس نے تو" سچ بول دیا تھا۔

اس کی شادی ہو چکی ہے "دادی آنکھوں میں نمی لیے بولیں تو زرخان نے افسوس" سے انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اُسکا شوہر کوئی آرمی آفیسر ہے"

لیکن وہ تو مجھے کہہ رہی تھی اُسکا شوہر دبئی ہوتا ہے" دادی حیران سی ہو کر بولیں تو زرخان نے کھانے سے ہاتھ روک کہ حیرت سے انہیں دیکھا۔اب وہ تیز تیز موبائل پہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا،اُس کے ذہن کے پردے پہ کچھ دن پہلے کا منظر گھوم گیا۔۔۔۔

تین دن پہلے:

زرخان اپنے آفس میں بیٹھا کسی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا جب دروازا ناک کر کہ رانیہ اندر داخل ہوئی۔زرخان نے ابرو اچکائی تو وہ گلا کھنکار کہ ایک کرسی پہ غیر آرام دہ سی ہو کہ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

سر وہ آپ نے ایک لڑکی کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کیلیئے کہا تھا" حلق ترکہ وہ پر اعتماد سی بولی تو زرخان جلدی سے سیدھا ہو بیٹھا۔

ہاں،کچھ پتہ چلا وہ کیا کرتی ہے؟" زرخان بے چین سا ہو کہ بولا تھا۔"

"سر وہ CMH راولپنڈی میں ڈاکٹر ہے ابھی ابھی ہاؤس جاب ختم ہوئی ہے
،اِس کے علاوہ ابھی کچھ دن پہلے ہی اُس کی شادی ہو گئی ہے اور سر اگر آپ کو پتہ
لگ جائے اس کی شادی کس سے ہوئی ہے تو آپ حیران........." زرمینے کی
شادی کی خبر نے اُسے شدید اداس کر دیا تھا۔ وہ مزید کچھ سننا نہیں چاہتا تھا۔ رانیہ جو
دبے دبے جوش سے بولی جا رہی تھی اُسکی زبان کو بریک لگی تھی۔

بٹ سر ایک بار سن تو لیں وہ آرمی میں۔۔۔۔۔" زرخان نے سخت نگاہوں سے"
اسے دیکھا تو وہ باہر کو بھاگ دی۔۔(نہ سنیں میری بلا سے)

حالیہ دن میں زرخان کے سامنے فون پہ ایک ٹیکسٹ چمک رہا تھا،
سر میں تو اس دن بھی بتانے والی تھی آپ نے سنا"
نہیں۔اُس کے شوہر کا نام شاھمیر حیدر شجاع ہے۔
"آرمی میں میجر ہے

www.novelsclubb.com

اب وہ حیران پریشان سار کشندہ بیگم کو دیکھ رہا تھا،،

یو آر فائرڈ"کا ٹیکسٹ رانیہ کو بھیجنا وہ نہیں بھولا تھا۔"

زر مینے نے آپکو کیا نام بتایا اپنے شوہر کا؟"وہ بے چین لگتا تھا، جیسا وہ سوچ رہا تھا"

بس ویسا کچھ نا ہو۔

شاھمیر حیدر"رکشندہ بیگم بولیں تو زرخان کو لگا کہ بھاری چھت اس کے سر پہ آ" گری ہو۔"تو وہ شجاع جو اتنے عرصے سے میرے ساتھ تھا وہ کوئی غریب آدمی نہیں بلکہ ایک ایجنٹ تھا، زر مینے کا شوہر"وہ اضطراری کیفیت میں ہاتھوں کو بار بار بالوں میں پھیر رہا تھا۔اِس بات کا مطلب ہے ہے کہ شجاع بھی اُس AAJ کے ساتھ مل کہ مجھے پکڑنے کیلئے یہاں جاسوسی کر رہا تھا۔۔دادی بغور اس کے تاثرات دیکھ رہی تھیں۔

کیا ہوا ہے تم اچانک اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

دادی آپکو پتہ ہے اس کا شوہر آرمی آفیسر ہے، وہ شجاع جو یہاں آتا تھا جو آپکو بہت " شریف لگتا تھا زرمینے اس کی بیوی ہے، ایک ایجنٹ کی بیوی "اس انکشاف پہ رکشندہ بیگم کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی تھیں۔۔

آج نیوز میں بھی یہی نام لے رہے تھے۔ جس کو گولیاں لگی ہیں وہ زرمینے کا شوہر " ہے، وہ دبئی میں نہیں وزیرستان میں تھا اور زرمینےِ اس بات سے ناواقف تھی" زرخان تیز تیز بول رہا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا کرے۔ یہ سب اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔

زرمینے تو بہت اداس ہو گی پھر، اس کا شوہر ہسپتال میں ہے" دادی تاسف سے " بولیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

مر جائے تو بہتر ہو گا میری جان تو چھوٹے گی" زرخان بے چینی سے بڑبڑایا تھا" ایسے کہ دادی سن نہیں سکی تھیں۔ اس وقت اس کا دل کر رہا تھا ہاسپٹل جا کہ شاھمیر کو ختم کر دے، کھانے سے دل بھر گیا تھا۔ وہ اٹھ کہ باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

شاھمیر اور عمار کے آرمی میں ہونے کا علم صرف بڑوں کو تھا۔ماہنور،زر مینے،آیان اور ضامن اس بات سے بے خبر رہے تھے۔اِس وقت تمام لوگ شجاع ہاؤس میں اکٹھے تھے سوائے زر مینے اور عمار کے جو ہاسپٹل میں تھے۔صوفیہ نڈھال سی بیٹھی ہوئی تھیں برابر میں عابدہ اور نگہت نم آنکھیں لیے بیٹھی ہوئی تھیں۔شجاع صاحب بے چینی سے چکر کاٹ رہے تھے۔چار گھنٹے ہونے کو تھے اور ابھی تک شاھمیر کا آپریشن مکمل نہیں ہوا تھا،،

www.novelsclubb.com

"شجاع میں کہتی تھی آپ کو اُسے آرمی میں نہ جانے دیں،آپ نے میری نہیں سنی"صوفیہ شکوہ کناں انداز میں نم آنکھوں کے ساتھ بولیں تو شجاع صاحب رک کر انہیں دیکھنے لگے،،

"صوفیہ ایسی باتیں نہ کرو۔انسان کو سات پردوں میں بھی موت آسکتی ہے، ہم کبھی بھی کسی انہونی کو ٹال نہیں سکتے۔یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا،اِس وقت شاھمیر کو ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے" وہ دھیمے لہجے میں بول کر ایک صوفے پہ بیٹھے تھے، بیٹے کے غم نے دونوں ماں باپ کو نڈھال کیا ہوا تھا۔ماہنور نماز پڑھنے چلی گئی تھی ،اُسے اپنے بھائی کیلئے دعا کرنی تھی۔رانیہ جو ابھی ابھی آفس سے ٹرمینیشن لیٹر لے کہ آئی تھی وہ ماں باپ کی باتیں سن کہ جہاں تھی وہیں رکی تھی،دماغ نے کچھ غلط ہونے کا الارم دیا تھا۔

"امی،ابو،پھوپھو آپ سب ایسے کیوں بیٹھے ہیں؟ کیا ہوا ہے"اُس کا دماغ شل ہو رہا تھا۔۔۔

"رانیہ تم استعفیٰ دے دو،آرمی چھوڑ دو ورنہ وہ ظالم تمہیں بھی نقصان پہنچانے سے باز نہیں آئیں گے"صوفیہ رانیہ کو پکڑ کہ بولیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

امی آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ آرمی میرا خواب ہے، میں اپنے ملک کیلیئے لڑنا چاہتی ہوں لیکن آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟" وہ صیحح معنوں میں پریشان ہوئی تھی۔

تمہارے بھائی کو بھی اِس ملک کیلیئے لڑنے کا بہت شوق تھا، آج دیکھو اُسکی حالت" زندگی اور موت کی جنگ ڑرہا ہے۔ گولیاں لگی ہیں اسے، سن رہی ہو تم میں کیا کہہ رہی ہوں؟" صوفیہ ہزیانی انداز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی اور رانیہ کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گی۔ وہ ایک قدم پیچھے ہوئی، پھر دوسرا، تیسرا اور بھاگتے ہوئے وہ گھر سے نکلی تھی۔ گاڑی سٹارٹ کر کہ اس نے راولپنڈی والا روٹ لیا تھا، اُسے ہاسپٹل جانا تھا ایسا نہیں ہو سکتا اس کے بھائی کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ صبح آفس میں اس کے کانوں میں ایک سرسری سی خبر آئی تھی جس کے مطابق تین سپاہی شہید ہوئے تھے اور ایک میجر زخمی جسے CMH راولپنڈی لایا گیا تھا، اِس لیے وہ جانتی تھی شاھمیر اس وقت کہاں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

اِس وقت شام کے چار ہو رہے تھے، زرمینے ایک دم بینچ سے اٹھی تھی جیسے اب کے اندر جانے کا سوچ رہی تھی جب ایک ICU مزید برداشت نہ ہو رہا ہو۔ وہ ساتھ تین ڈاکٹر اندر سے باہر نکلے تھے، زرمینے سکندر بھاگتے ہوئے ان کے قریب گئی تھی۔

میم شاھمیر کیسے ہیں؟"زرمینے ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے بے چینی سے " پوچھ رہی تھی۔ سامنے کھڑے نفوس اس کے استاد بھی تھے، جن سے سیکھ کہ وہ آج کیپٹن ڈاکٹر زرمینے سکندر تھی۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر زرمینے آپریشن کامیاب رہا ہے، امید ہے کہ رات تک انہیں ہوش آجائے" گا"ایک ڈاکٹر نے زرمینے کو گلے لگاتے ہوئے تسلی دی تھی۔

انشاءاللہ میم! کیا میں پوچھ سکتی ہوں اُن کے زخم کس نوعیت کے ہیں" زرمینے آنسوؤں کو اندر اتارتے ہوئے گیلی آواز میں بولی تھی۔

ویل جب ہم نے پیشنٹ کو دیکھا تو لگ رہا تھا کہ پہلے گولی انہیں دل میں لگی ہے" لیکن ایسا کچھ نہیں تھا کیونکہ وہ ابھی تک زندہ تھا گولی دل سے ذرا فاصلے پہ لگی تھی جبکہ دوسری گولی انہیں گھٹنے سے دو انچ اوپر لگی ہے، یہ بھی تم خوش قسمتی سمجھو کیونکہ اگر گولی ذرا سی نیچے ہوتی تو ہمیں ان کی ٹانگ کاٹنی پڑتی۔ ہوش میں آنے کی مدد سے کچھ دن چلیں گے، باقی تم خود بھی ڈاکٹر ہو stick کے بعد وہ باقاعدگی سے تھیراپی کرواتی رہنا اور ایک مہینہ وہ مکمل بیڈ ریسٹ پہ رہیں گے" ڈاکٹر کی ساری بات سننے کے بعد اس نے بے اختیار اوپر کو دیکھا تھا، اللہ نے اس کی دعائیں سن لی تھیں۔

www.novelsclubb.com

بیٹا اپنا بہت خیال رکھنا اور ڈاکٹرز تو اتنے کم ہمت نہیں ہوتے جتنی کم ہمتی کا مظاہرہ" تم نے کیا ہے۔ بی سٹرانگ" دوسری ڈاکٹر نے پیار سے کہتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا۔

یس میم آئی نو ڈاکٹرز بہت سٹرانگ ہوتے ہیں لیکن شاھمیر کو وہاں ایسے خون میں لت پت دیکھنے کی مجھے بالکل توقع نہ تھی۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کیا ردعمل دوں" وہ اب ایک آنسو صاف کرتے ہوئے آخر میں مسکرا کہ بولی تھی۔ ڈاکٹرز جا چکے تھے اور اب وہ عمار کو سب بتا رہی تھی۔

مجھے آپ سب سے ساری عمر یہ شکوہ رہے گا کہ آپ نے مجھے نہیں بتایا آپ اور شاھمیر آرمی میں ہیں" ساری بات بتانے کے بعد اب وہ شکایتی انداز میں عمار کو دیکھ رہی تھی۔

تمہیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ رانیہ شجاع بھی آرمی میں ایجنٹ ہے" پیچھے سے کسی نے سرگوشی کی تھی۔ وہ کرنٹ کھا کہ پلٹی، آنکھوں میں حیرتوں کا جہان آباد تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا سارے سرپرائزز آج ہی ملنے ہیں مجھے" وہ غصّے سے رانیہ کو دیکھتی بولی تھی جو اداس مسکراہٹ کے ساتھ اُس کا غصّہ سے لال پڑتا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

کس نے کہا کہ سارے سرپرائز آج ملیں گے، کچھ آئندہ کیلیے بھی رہنے دیتے" ہیں۔ کیوں ایجنٹ آر "عمار شرارت سے بولا تھا، آخری الفاظ سرگوشی میں ادا کیے تھے۔

"یہ بتاؤ شاھمیر بھائی reality اچھا نازر مینے وی آر سوری فار ناٹ ٹیلنگ یو، کب تک ہوش میں آجائیں گے ؟"رانیہ کے منت بھرے انداز پہ وہ کچھ ڈھیلی پڑی تھی لیکن دماغ اب تک یہ بات ماننے کو انکاری تھا کہ ایک ہی گھر کے تین فرد آرمی میں تھے اور اسے اِس بات سے لاعلم رکھا گیا تھا۔

رات تک ہوش آجائے گا انشاءاللہ "وہ نروٹھے پن سے آہستہ سی بولی تھی۔"

یہ تم نے اپنی کیا حالت بنالی ہے، آنکھیں دیکھو لگتا ہے کسی نے مار مار کے سجھا دی" ہوں اور ساڑھی۔۔۔۔ساڑھی اتنی میلی لگ رہی ہے جیسے دو ہفتوں سے دھوئی ہی نہیں ہے۔ شاھمیر بھائی تمہیں ایسے دیکھ کہ بالکل بھی خوش نہیں ہونگے "رانیہ اوپر سے نیچے اسے دیکھ کہ بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسی حالت تو ہونی ہی تھی ناں محترمہ کی، مجھے خبر ملی ہے کہ جب سے میجر شاھمیر حیدر کو ہاسپٹل لایا گیا ہے ان کی بیوی نے پورا ہاسپٹل سر پہ اٹھایا ہوا ہے، رو رو کہ براحال کیا ہوا ہے اور بینچ کی بجائے نیچے زمین پہ بیٹھ کہ روئی جارہی ہیں" عمار کے الفاظ زرمینے کو شرمندہ کرنے کیلئے کافی تھے، اُس کے گال سرخ ہوئے تھے جبکہ رانیہ کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ سامنے کھڑی یہ لڑکی اُس کے بھائی کیلئے اس حد تک پریشان ہو گی۔

آپ کو جو اطلاعات ملی ہیں وہ جھوٹی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے" زرمینے آنکھیں چرا کہ بولی تھی جبکہ عمار ہلکا سا ہنسا تھا۔

تم گھر چلی جاؤ زرمینے تھوڑا سا آرام کرلو پھر چینج کر کہ فریش ہو کہ آجانا" رانیہ فکرمند سی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی، میں شاھمیر کے پاس ہی رہوں گی" زرمینے ڈھٹائی سے بولی تھی۔

میں تمہارے لیے ہی بول رہی ہوں، تم ابھی جا کہ ریسٹ کر لو رات ویسے بھی تم" نے یہاں جاگ کہ گزارنی ہے" وہ ایک بار پھر بولی تو زر مینے کچھ سوچنے لگی،

"

ہاں رانیہ ٹھیک کہہ رہی ہے زر مینے آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں تب تک رانیہ ہے یہاں پہ۔۔۔۔" ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ ایک فوجی اس کے قریب آیا تھا، اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ عمار نے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی، زر مینے اور رانیہ کی نظریں خود پہ محسوس کر کہ وہ بولا، "شاھمیر کے ہوش میں آنے کے بعد اسے ایک خفیہ مقام پہ شفٹ کر دیا جائے گا، یہاں اسکی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے" عمار آہستہ سے بولا تھا۔

"لیکن پھر میں۔۔۔"

میری پوری بات تو سن لو زر مینے، بریگیڈیئر صاحب نے آرڈر دیا ہے کہ تم" شاھمیر کے ساتھ ہی رہو گی جب تک وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتا۔اُس کیلئے تمہیں ہاسپٹل سے چھٹیاں کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہاسپٹل سے کسی ڈاکٹر کو تو ساتھ جانا ہی تھا؛اب تم جا رہی ہو تو ایک طرح سے تم اپنی جاب بھی کرو گی اور اپنے مجازی خدا کی خدمت بھی"آخری الفاظ ادا کرتے ہوئے چہرے پہ شریر سی مسکراہٹ تھی۔زر مینے نے سکھ کا سانس لیا تھا ورنہ اسے تو لگا تھا کہ یہ لوگ اب ملنے بھی نہیں دیں گے۔

چلو گھر تم ریسٹ کر لو اور اپنے اور شاھمیر کے کپڑے وغیرہ بھی پیک کر کو۔اگلا" ایک مہینہ تمہیں ایک ہی گھر میں بند رہنا ہےFor security purposes yk"

www.novelsclubb.com

عمار اور زر مینے گھر پہنچ چکے تھے۔ایک خفا خفا سی نظر وہاں بیٹھے تمام نفوس پہ ڈال کہ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور عمار بیٹھا وہاں اب اُن کو ہاسپٹل کی رپورٹ دے رہا تھا۔

میں نے شاھمیر سے کہا تھا کہ وہ زرمینے کو سب بتا دے "صوفیہ نے جب زرمینے" کے رد عمل کے بارے میں سنا تو آہستہ آواز میں بولیں، آنکھ سے ایک آنسو شکر کا نکلا تھا کہ شاھمیر اب خطرے سے باہر تھا۔

کوئی بات نہیں چاچی، اب وہ ٹھیک ہے۔ تھوڑی دیر آرام کر لے پھر دوبارہ" ہاسپٹل جانا ہے اور آرمی شاھمیر کو سیکیورٹی کی وجہ سے کہیں اور شفٹ کر رہی ہے، زرمینے بھی ساتھ ہی جائے گی "عمار نے سب کو بغور دیکھتے ہوئے نیا شوشہ چھوڑا تھا۔

اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں لے چلو ہم ایک بار شاھمیر کی صورت تو دیکھ لیں، پتہ نہیں" کتنی تکلیف میں ہو گا وہ "ممانی بھرائی آواز میں بولیں تھیں، عمار اُن سب کو لے کہ ہاسپٹل چلا گیا تھا البتہ شاھمیر کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔ زرمینے جب اٹھی تو رات کے آٹھ ہو رہے تھے، جلدی سے فریش ہو کہ اپنے اور شاھمیر کے کپڑے اور کچھ ضرورت کی چیزیں ایک سوٹ کیس میں ڈالیں اور اپنا بیگ وغیرہ لے کہ نیچے

آئی۔اِس ساری کارروائی میں اُسے ایک گھنٹہ لگ گیا تھا۔سب لوگ ہاسپٹل سے واپس آچکے تھے۔

زرمینے پہلے کھانا کھالو پھر عمار اور فرحان تمہیں چھوڑ آئیں گے"وہ نیچے آئی تو" شجاع صاحب اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولے۔سب جانتے تھے کہ وہ کسی کی بات نہیں مانے گی سوائے شجاع ماموں کے اور ایسا ہی ہوا تھا وہ چپ چاپ سب کے ساتھ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی۔۔

سوری بچے۔۔۔۔ہم نے تم سے یہ بات چھپائی۔اصل میں شاھمیر تمہیں کوئی" سرپرائز دینا چاہتا تھا اِس لیے نہیں بتا رہا تھا"اب کہ صوفیہ نے خاموشی کو توڑا تو زرمینے سپاٹ نگاہوں سے انہیں تکنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جی سرپرائز تو انہوں نے دے دیا ہے مجھے۔۔۔۔(سب نا سمجھی سے اسے دیکھنے" لگے سوائے عمار کے جو جانتا تھا وہ کیا کہنے والی ہے)سرپرائز دیا ہے نا انہوں نے مجھے اپنا وہ خون میں لت پت وجود،وہ کسی سرپرائز سے کم تھوڑی تھا"وہ نا چاہتے ہوئے

بھی تلخ ہوئی تھی۔ نگہت نے تنبیہی نظروں سے گھورا تھا جسے وہ نظر انداز کر گئی تھی۔

زر مینے اب بس بھی کرو۔ اگر اس نے نہیں بھی بتایا تو اب تمہیں معلوم ہو چکا" ہے۔ ناؤ کلوزِ دس ٹاپک "اب کہ فرحان جھنجھلا کہ بولا تھا۔

تم تو مجھ سے بات ہی نہ کرو" زر مینے بھی اسی کے انداز میں بولی تھی، عمار نے" مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

ویسے اب تمہارا وہ خواب بھی پورا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔(زر مینے نے تنبیہی" نظروں سے ماہنور کو گھورا) میجر جہان سکندر والا" وہ بولنے سے باز نہیں آئی تھی۔

زر مینے نے ایک چت لگائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کون ہے ؟" شجاع ماموں دلچسپی سے پوچھ رہے تھے جبکہ نگہت، فرحان اور" ماہنور محظوظ ہوتے ہوئے اُس کا جھکا ہوا سر دیکھ رہے تھے۔

ارے ماموں آپکو نہیں پتہ ؟آپکی بھانجی کا پسندیدہ فکشنل کردار ہے وہ، آرمی میں" میجر تھا اور زرمینے سکندر چاہتی تھیں کہ اُن کا شوہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فرحان اس کے تاثرات سے محظوظ ہوتا بول رہا تھا جب زرمینے نے اپنا چمچ اٹھا کہ اسکی طرف پھینکا،

ایسا کچھ نہیں ہے ماموں جھوٹ بول رہے ہیں سب" وہ جھٹ سے بولی تو سب کی" دبی دبی ہنسی سارے میں گونجی تھی۔ صبح سے جو تناؤ ماحول میں تھا وہ اب آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا۔

ICU کے باہر لگی دس بجے کے قریب زرمینے فرحان اور عمار کے ساتھ کرسیوں پہ بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

نرس میں اندر جا سکتی ہوں ؟"اب اور برداشت نہیں ہو رہا تھا اِس لیے نرس کے" اثبات میں سر ہلانے پہ وہ اندر کو بھاگی تھی۔ شاھمیر بیڈ پہ سیدھا پڑا ہوا تھا، وجود

پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ چہرہ البتہ بالکل ٹھیک تھا بس سرمئی آنکھیں بند تھیں، بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے، کافی خون بہنے کے باعث رنگت زرد ہو رہی تھی۔

اس کو اِس حال میں دیکھ کہ آنکھیں پھر سے نم ہوئی تھیں، منظر دھندلا یا تھا، ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے وہ بھاری ہوتے قدموں سے اُسکی طرف بڑھ رہی تھی، یوں لگتا تھا جیسے صدیوں کی مسافت ہو جسے طے کر کہ وہ وہاں تک پہنچی ہو۔

قریب پڑی ایک کرسی پہ وہ بیٹھی تھی، ایک ہاتھ سے شاھمیر کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کی طرف کرتے وہ اداسی سے مسکرائی تھی۔ شاھمیر کا ہاتھ تھام کہ لبوں کے قریب لے جا کہ ایک بوسہ دیا تھا، آنکھیں بے اختیار ہی بھیگی تھیں۔ اِس بار اُس نے آنسوؤں کو بہنے دیا،

"میں نے منع کیا تھا آپکو نہ جائیں لیکن آپ نے میری ایک نہیں سنی، اِسی لیے میں آپکو روک رہی تھی میرا دل کہہ رہا تھا شاھمیر کو روک لو لیکن آپ نہیں رکے، بابا بھی نہیں رکے تھے" شاھمیر کے ہاتھ کی پشت پہ ماتھا ٹکائے وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

اگر میں رُک جاتا تو کسی اور کو یہ قربانی دینی پڑتی" نقاہت زدہ سی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ پتھر کی مورت بن گئی، دل دھڑکنا بھول گیا اور۔۔۔اور کانوں کو لگا جیسے دنیا میں آنے کے بعد یہ پہلی آواز اُنہوں نے سنی ہو۔آہستہ سے گردن اٹھا کہ دیکھا تو وہ سرمئی آنکھیں مسکرا کہ اُسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آپ کب۔۔۔۔۔"اس سے الفاظ مکمل نہیں ہو رہے تھے،اُسے لگا تھا شاھمیر" کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ہو گا لیکن وہ اسکی ساری باتیں سن چکا تھا۔

جب تم میرے بالوں کو ٹھیک کر رہی تھی تب" شاھمیر مسکرا کہ بولا تو زرمینے" بھی مسکرادی۔۔۔

ایسے چھپ چھپ کہ کسی کی باتیں سننا انتہائی نامناسب بات ہے ویسے "زرمینے" اب اس کے ہاتھ پر سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی، شاھمیر اُسکی کارروائی دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے روتے ہوئے تم اور بھی پیاری لگ رہی تھی" وہ زرمینے کو دیکھتے ہوئے کہہ" رہا تھا، زرمینے اپنی بات کے اگنور ہونے پہ خفا ہوئی تھی۔

میں آپ سے ناراض ہوں" باور کروایا گیا تو شاھمیر ہلکا سا مسکرایا تھا۔"

ڈونٹ ٹیل می کہ تمہیں پہلے سے میرے آرمی میں ہونے کا علم نہیں تھا" شاھمیر" مسکراتے لہجے میں اس کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے بولا تھا۔اس بات پہ وہ ٹھٹکی تھی لیکن بظاہر نارمل رہی،

مجھے آج ہی پتہ چلا ہے" وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ بولی تھی۔"

جھوٹ بولنے والوں کی ایک نشانی ہوتی ہے کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر" بات کرتے ہیں۔۔۔۔ایسا تمہارے فیورٹ جہان نے کہا تھا" شاھمیر اُسکو دیکھتے ہوئے بولا جواب ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی جیسے وہ دیواروں سے بات کر رہا ہو۔۔

پتہ نہیں آج سب جہان کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں" وہ تیورا کہ بولی تھی،"

www.novelsclubb.com

آہاں ڈونٹ چیلنج داٹا پک "شاھمیر کی سر مئی آنکھیں اب بھی اس پہ جمی تھیں،،،،

سب کچھ ابھی ہی بتادوں میں آپکو؟ ہیں؟ چپ کر کہ لیٹے رہیں "زرمینے اتنا کہہ کہ باہر کو بھاگی تھی، آج تو پکڑی گئی تھی "لیکن اِنہیں کیسے پتا یہ سب "دماغ نے صدا لگائی تھی۔۔۔

میجر ہیں وہ آرمی میں اوپر سے ایجنٹ بھی، اتنا تو انکو پتہ ہو گا ہی "اپنے سوال کا جواب خود ہی دیتی وہ باہر آئی تھی۔

کیا ہو گیا بھاگ کیوں رہی ہو، بھوت پیچھے لگ گیا ہے کیا؟ "فرحان سے ٹکر ہوئی تو وہ بولا،،،(یہی سمجھ لیں)

www.novelsclubb.com

شاھمیر کو ہوش آگیا ہے، آپ دونوں کو بلا رہے ہیں "جھوٹ بولتی وہ اب ڈاکٹر سے میڈیکیشن کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

اِس وقت رات کے دس ہو رہے تھے لیکن اُس کال کوٹھڑی میں بیٹھا وہ نسوانی وجود اب دن اور رات کے فرق کو بھول چکا تھا، اُسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ یہاں آئے کتنے دن ہو گئے ہیں لیکن لگتا تھا جیسے صدیوں بیت گئی ہوں۔ وہ بھوک اور پیاس سے نڈھال لگتی تھی کیونکہ زرخان جنیجو کے آرڈر پہ اُسے دن میں صرف ایک بار پانی دیا جاتا تھا۔ زیادہ تر وقت بے ہوشی میں ہی گزر جاتا کیونکہ ہوش میں آ کہ بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔اِس وقت کمرے میں اُس کے کراہنے کی تکلیف دہ آواز گونج رہی تھی، وہ بے حد تکلیف میں تھی۔ حواس کچھ بحال ہوئے تو اُس نے کمرے میں نظر دوڑانے کی کوشش کی لیکن خالی نظریں واپس لوٹ آئی، وہ کمرہ بالکل قبر کی طرح اندھیر تھا، روشنی کی ہلکی سی بھی رمق کمرے میں نہیں پڑتی تھی۔۔ ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا تو وہ سادہ شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس ہمیشہ کی طرح وجیہہ سا اندر داخل ہوا، داخل ہوتے ہی اُس نے آج لائٹ اون کی تھی۔ اتنی تیز

روشنی کہ ماریہ کی آنکھیں ایک دم چندھیا گئیں، آہستہ آہستہ آنکھیں کھول کہ اُس نے اپنے سامنے تمکنت سے براجمان زرخان جنیجو کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں بے حد سرد تھیں لیکن لبوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ تھی جسے دیکھ کہ ماریہ بھی طنزیہ مسکرائی تھی۔

میرے پاس تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے"ایک ہاتھ سے سگریٹ لبوں سے" لگائے وہ مسکرا کہ بولا تھا،

لیکن اُس سے پہلے میں تمہیں ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں"اب کی بار کافی دیر" کمرے میں خاموشی حائل رہی، وہ سگریٹ کا ایک ایک کش لیتا بغور سامنے نڈھال سی بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کے کپڑے، بال سب میلے ہو رہے تھے، جسم نہایت کمزور اور رنگت جل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم نے اُس دن پوچھا تھا نا کہ اگر میرا اپنا باپ مجھے ہرانے آئے تو میں کیا کروں گا،" رائٹ ؟"آنکھیں ہنوز اُس پر جمی ہوئی تھیں۔"تو بات یہ ہے کہ مرے ہوئے

لوگ کسی کو نہیں ہرا سکتے، وہ تو خود اپنی زندگی سے ہار چکے ہوتے ہیں"اُس کے بولنے کا انداز بہت عجیب تھا، بہت عجیب جیسے۔۔۔۔ جیسے دل میں درد ہوا ہو یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے۔ماریہ نے اُس کی طرف ایک طنز سے بھرپور مسکراہٹ اچھالی اور جب بولی تو آواز سرگوشی جیسی تھی،،،،

آہ!زرخان جنیجو، آہ!تم تو کچھ بھی نہیں جانتے"اُس کی سرگوشی نما آواز پورے کمرے میں گونجی تھی،اس آواز میں، بولنے کے انداز میں کچھ تھا کہ ٹھٹکا جاتا لیکن وہ بظاہر نارمل رہ کہ اُسکی طرف جھکا تھا۔

آہ!ماریہ سلیم، جانتی تو تم بھی کچھ نہیں ہو"سرد سی سرگوشی کی گئی تھی دونوں شعلہ باز نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سنا ہے تمہارے میجر شاھمیر حیدر پر جان لیوا حملہ ہوا ہے، بچ گیا ہے لیکن بہت جلد اللہ کو پیارا ہو جائے گا"اب کہ وہ مسکرا رہا تھا ایک بھرپور مسکراہٹ۔ایک لمحے کو ماریہ کے حواس کھوئے تھے،اُس نے سامنے بیٹھے اس پتھر سے شخص کو دیکھا

تھا جو دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔وہ کچھ بولے بغیر اپنا سر گھٹنوں میں چھپا گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زرخان جنیجوِ اس وقت سچ بول رہا تھا۔

اپنی بہن سے محبت کے دعویدار ہو لیکن اُس کے شوہر کو مار دو گے،واہ زرخان " جنیجو "

زرخان جنیجو اپنے کام کے درمیان رشتوں کو نہیں لایا کرتا" ماریہ کے الفاظ پہ " اس کا وجود ایک لمحے کو نمک کا مجسمہ بنا تھا، جیسے ان الفاظ کی امید نہ ہو لیکن پھر جیسے آیا تھا ویسے ہی غائب ہو چکا تھا ہاں ایک بات کہ اِس بار لائٹ آن رہنے دی تھی،وہ غائب دماغی سے اطراف میں نظریں دوڑا رہی تھی۔کمرے میں واشروم کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا سوائے ایک کرسی کے جس پہ زرخان بیٹھتا تھا۔کمرے میں کوئی کھڑکی نہ تھی۔وہ کچھ دیر پہلے زرخان کے بولے ہوئے الفاظ کو سوچ رہی تھی اور اسی پل اسے دروازے کے باہر کوئی کھٹکا محسوس ہوا،اُس نے ہراساں نظروں سے آس پاس دیکھا تھا پھر اپنے ہاتھوں اور پیروں کو جہاں پہ خون اب جم چکا تھا۔وہ لوگ پھر آ گئے تھے اسے تکلیف پہنچانے کیلئے،اُس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے

www.novelsclubb.com

تھے، انٹیلیجنس آفیسر تھی لیکن ایک انسان تھی۔۔۔۔اب کوئی دروازے کو کھولنے کی کوشش کررہا تھا اور وہ خود کو کہیں چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باقی آئندہ انشاءاللہ

www.novelsclubb.com